ماہنامہ

انصاراللہ

اپریل 2016ء / جمادی الثانی، رجب 1437ھ / شہادت 1395ہش

سالانہ ورزشی مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2016ء کی اختتامی تقریب

شرکاء اختتامی تقریب سالانہ ورزشی مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2016ء

تقریب ’’کچھ یادیں کچھ باتیں‘‘

اسٹیج پر تشریف فرما: محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس اور مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب (مہمان خصوصی)

20 رفروری ’’پیشگوئی مصلح موعود‘‘ کے حوالہ سے پروگرام میں شریک احباب

سالانہ ریفریشر کورس صف دوم مجلس انصاراللہ پاکستان منعقدہ 14 رفروری 2016ء

مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب سائیکل سواری کے فوائد پر تقریر کر رہے ہیں۔ اسٹیج پر مکرم نائب صدر صاحب صف دوم اور مکرم قائد صاحب عمومی تشریف فرما ہیں

ماہنامہ انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ایڈیٹر
محموداحمداشرف

● اپریل 2016ء۔جمادی الثانی، رجب 1437ھ۔شہادت 1395ہش ● جلد 48 شمارہ 4

فہرست

● دین و دنیا میں تجربے کی اہمیت (اداریہ)	4	● بہشتی مقبرہ	19
● تسخیر کائنات (القرآن)	5	● مہمان نوازی انبیاءکرام کا اُسوۂ عظیم ہے	20
● دین آسان ہے (الحدیث)	5	● معاشرہ کو حسین جنت بنانے کا ایک گُر	27
● بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے	6	● مولی کے غیر معمولی فوائد	29
● فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمٰن (عربی کلام)	7	● رپورٹ سالانہ ورزشی مقابلہ جات 2016ء	31
● آہ صد آہ رفت عمر بباد (فارسی کلام)	8	● داخلہ جامعہ احمدیہ کے لئے تیاری	36
● سر جُھکا بس مالکِ ارض وسما کے سامنے (اُردو کلام)	9	● مشرقی افریقہ کا ایک اہم ملک ۔تنزانیہ	37
● اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے	10	● مجالس انصاراللہ کی مساعی	40
● خلافت خامسہ کی تاریخ پر ایک نظر	13	● رپورٹ مرکزی ریفریشر کورس صف دوم	42

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب: ansarullahpk.org
ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
ایڈیٹر: maa549@hotmail.com

مینیجر وپبلشر۔عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
کمپوزنگ وڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء
اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ
مطبع: ضیاءالاسلام پریس، چناب نگر
سالانہ چندہ: 300 روپے
فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

دین ودنیا میں تجربے کی اہمیت

انسان نے جو عظیم الشان علمی وعملی ترقیات حاصل کیں وہ درحقیقت تجربے کا نتیجہ ہیں۔علم الابدان یعنی سائنس اور علم الادیان یعنی مذاہب کا علم ،دونوں کا حقیقی حصول تجربے سے ہی ممکن ہے۔تجرباتی علم کے بغیر سائنس نے دنیا میں کوئی انقلاب پیدا نہیں کیا۔جدید سائنس کی اساس تجربہ ہے۔آج سے اڑھائی ہزار سال قبل یونان میں بھی سائنس پڑھی جاتی تھی مگر اس کی بنیاد بڑی حد تک فکرونظر اور قیاس وغیرہ پر تھی۔مفکرین نے جو اصول وضع کئے وہ بالعموم تجربہ میں نہیں آتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ ارسطو جیسے فلسفی کے بیان کردہ بعض نظریات جو سینکڑوں سالوں تک درست سمجھے گئے جب تجربات کی کسوٹی پر پرکھے گئے تو غلط ثابت ہوئے۔تجربات کی ابتدا ہی دراصل جدید سائنسی ترقی کا آغاز تھا۔پس تمام حقیقی علوم کا حصول اوران کا احیاء تجربات کا مرہون منت ہے۔یہ وہ اصول ہے جس کا اطلاق ہر شعبہ زندگی پر ہوتا ہے۔تیراکی کے علم پر بہترین کتب کا مطالعہ کرکے کوئی انسان تیراک نہیں بن سکتا۔گہرے پانیوں میں اتر کر تیرنے کی کوشش اور تجربہ ہی ہے جس کے ذریعے سے یہ فن سیکھا جا سکتا ہے۔

تجربے اور عمل کی اس اہمیت کو سمجھنے کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کا سب سے بڑھ کر اطلاق مذہبی علم پر ہوتا ہے۔ مذہب کے ذریعے جو حیات نو انسان کو عطا ہو سکتی ہے وہ عمل اور تجربے کا تقاضا کرتی ہے۔اس کے بغیر مذہب محض فلسفہ ہے۔سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک وجود سے دین حق کا جو احیاء ہوا اس کے پس منظر میں تعلق باللہ کا ذاتی اور عظیم الشان تجربہ کارفرما ہے۔آپ کی آواز میں جو قوت پیدا ہوئی اور آپ کی تعلیم نے جو انقلاب برپا کیا وہ علم کے احیاء سے پہلے عمل اور تجربے کا احیاء ہے۔ آپ فرمایا:

ہم نے ...... کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اگر آپ کا علم فکری اور نظری سطح تک محدود رہتا تو آپ وہ انقلاب ہرگز پیدا نہ کر سکتے جو دین حق کے متعلق آپ کے ذاتی تجربہ سے پیدا ہوا جو آپ کی اصل شان ہے۔یہ آپ کی زندگی کا نمایاں ترین پہلو ہے۔ایک بار کسی نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس آگ میں ڈالا گیا تھا وہ مشکلات ومصائب کی آگ تھی۔آپ نے فرمایا کہ ان توجیہات کی کیا ضرورت ہے۔مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لو۔یقین کامل سے بھرا ہوا یہ پُرشوکت کلام اسی مردِ خدا کا ہو سکتا ہے جسے تعلق باللہ کا تجربہ ہے۔آپ کے ہم عصر مذہبی علماء فکری مباحث میں الجھے ہوئے تھے مگر آپ انہیں قبولیت دعا کے نشانات اور مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کے عظیم الشان تجارب سے مطلع فرما رہے تھے۔ان انوار الٰہیہ سے آپ کے رفقاء کے بھی دل ودماغ روشن اور چہرے منور تھے۔حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ایک مرتبہ کسی صحافی نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک خدا کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔آپ نے فی الفور فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذاتی تجربہ ہے۔جماعت احمدیہ کی طاقت، عظمت اور شوکت کا راز تعلق باللہ کا یہی تجربہ ہے۔آج بھی آئینہ خلافت سے منعکس ہونے والا یہ نور انسانوں کے چہروں کو حسین بنا رہا ہے۔اور آج بھی خلیفۃ المسیح ہر فرد جماعت سے یہ توقع رکھ رہے ہیں کہ وہ عملی طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں سرگرمی دکھائے۔اس کے احکامات سے اپنی عملی زندگی کو سجائے اور یوں ہم اپنے اپنے دائرے میں رب کائنات سے تعلق کا تجربہ حاصل کریں۔کیونکہ اسی سے انسان کو حقیقی زندگی ملتی ہے۔اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔

القرآن

تسخیر کائنات

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور کشتیوں کو بھی۔ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں۔ اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر گرے مگر اس کے حکم سے۔ یقیناً اللہ انسانوں پر بہت ہی مہربانی (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔　　(سورۃ الحج:66)

حدیث نبویؐ

دین آسان ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَّلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ۔　　(بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر حدیث نمبر:39)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دین آسان ہے لیکن جو دین پر قابو پانا اور اس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا میانہ روی اختیار کرو سہولت کے قریب قریب رہو۔ لوگوں کو خوشخبری دو۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں (بذریعہ نوافل) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

کلام الامام

''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' اس کی ایک بڑی خوبصورت تشریح حضرت مصلح موعود نے فرمائی ہے جو میں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ...... جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو آپ کے (رفقاء) اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی......

......اور وہ دن دُور نہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہوگا...... لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ (علیہ السلام) کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ'' اور کلام سے برکت ڈھونڈنا یہی ہے کہ ان کو پڑھیں اور علم حاصل کریں۔

تبھی الہام ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کی صحیح حقیقت آشکار ہو سکے گی اور اس کی ہمیں سمجھ بھی آئے گی اور ہم (دعوت الی اللہ) کے اعلیٰ معیار پیدا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو سمجھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اور ہمیں (دعوت الی اللہ) کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اور دنیا کو ہم (دین) کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 رجنوری 2016ء)

عربی منظوم کلام

فَجَعَلْتَهُمْ فَانِیْنَ فِی الرَّحْمٰنِ

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً ⌘ فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا پھر تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنادیا

حَتّٰى انْثَنٰى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ ⌘ عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْاَغْصَانِ

یہاں تک کہ عرب کا خشک جنگل اس باغ کی مانند ہوگیا جس کے چشمے خوشگوار و شیریں اور جسکے درختوں کی ڈالیاں پھلوں سے لدی ہوں

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ ⌘ بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

عرب کے شہروں میں پھر رونق اور تروتازگی آگئی ویرانی، خشکی، قحط اور تباہی کے بعد

كَانَ الْحِجَازُ مُغَازِلَ الْغِزْلَانِ ⌘ فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِی الرَّحْمٰنِ

اہل حجاز جو خوبصورت عورتوں سے عشق بازی میں محو تھے۔ تو نے انہیں فانی فی اللہ بنادیا!!

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيْهِمَا ⌘ حَسْوُ الْعُقَارِ وَكَثْرَةُ النِّسْوَانِ

وہ باتیں تھیں جن میں عرب قوم اندھی ہورہی تھی ۔مزے لے لے کر شراب نوشی اور عورتوں کی زیارت

اَمَّا النِّسَآءُ فَحُرِّمَتْ اِنْكَاحُهَا ⌘ زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيْمُ فِی الْقُرْاٰنِ

عورتوں کا پوچھو تو انکی نسبت یہ حکم ہوا کہ انکا نکاح ان مردوں سے حرام کردیا گیا جن کی حرمت قرآن میں آگئی

وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا ⌘ وَاَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اور تونے شراب خانے ویران کردیئے اور شراب کی دوکانیں شہروں سے ہٹادیں

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا ⌘ فَجَعَلْتَهُ فِی الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

بہت تھے جو خم کے خم پی جاتے تھے پھر تو نے ان کو دین کا متوالا بنا دیا

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ ⌘ قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ

کتنے بدعتی عود بجانے والے تھے جو تیرے طفیل خدائے رحمٰن سے ہم کلام ہوئے

فارسی منظوم کلام

آہ صد آہ رفت عمر بباد

رائے واعظ اگرچہ رائے من است
لیک عشق تو بند پائے من است

اگرچہ میری رائے بھی وہی ہے جو واعظ کی رائے ہے لیکن تیرے عشق کی بیڑی میرے پیروں میں پڑی ہوئی ہے

آہ صد آہ رفت عمر بباد
نفسِ بدکیش ماشد منقاد

افسوس صد افسوس کہ عمر برباد ہو گئی مگر ہمارا بد سرشت نفس مطیع نہ ہوا

ہیچ دشمن بدشمنے نہ کند
آنچہ کردیم ماںخود بیداد

دشمن بھی دشمن کے ساتھ وہ نہیں کرتا جو ظلم ہم نے آپ اپنے اُوپر کیا

دل نہادن بفکرتِ دُنیا
باز دارد زِ کارہائے معاد

دُنیا کی فکر میں دل کو مصروف رکھنا۔ آخرت کے کاموں سے (انسان کو) باز رکھتا ہے

شخص دنیا پرست در دُنیا
چند روزے بسر کند دِل شاد

دُنیا پرست شخص دنیا میں چند روز ہی خوشی کے بسر کرتا ہے

فضل حق باید و ریاضت سخت
تا برآید ز کذب و شر و فساد

خدا کے فضل اور سخت مجاہدے ہی سے انسان جھوٹ، شرارت اور فساد سے نجات پا سکتا ہے

اُردو منظوم کلام

سر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

اِک نہ اِک دِن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دُنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اَے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یوں مایُوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد زندہ خدا کا چہرہ دنیا کو دکھانا تھا۔ آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا جلال و جمال ایک بار پھر دنیا پر ظاہر ہوا۔ آپ نے دنیا کو اس قیمتی خزانے کا علم دیا جو دنیا کھو چکی تھی۔ بے شمار ایسے نشانات ظاہر فرمائے جو اس واحد و یگانہ ہستی کا پتہ دیتے ہیں جس نے مدتوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔ یہاں تک کہ مادہ پرستوں کی آنکھیں تاریکی کی اس قدر عادی ہو چکی تھیں کہ وہ خدا کے دیدار یا گفتار سے ہی منکر ہو چکے تھے۔ حقیقی معرفت دنیا سے اٹھ چکی تھی۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہ تھی کیونکہ ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہے۔ گمراہی کی تاریکی کے بعد ہدایت کی روشنی طلوع ہوا کرتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو ہر قسم کے نشانات دکھائے جس کا ایک ہی مقصد تھا کہ وہ خدا ظاہر ہو جو دنیا کے نزدیک مر چکا ہے۔ وہ ایمان دلوں میں پھر سے قائم ہو جو ثریا پر جا چکا ہے۔ یہ نشانات قبولیت دعا کے بھی ہیں۔ ان خبروں کے بھی ہیں جو آپ نے براہ راست خدا تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کو دیں۔ یہ انذاری بھی ہیں اور تبشیری بھی ہیں۔ یہ افراد کے لیے بھی ہیں اور اقوام کے لیے بھی ہیں۔ ہر ایک نشان خدا تعالیٰ کا پتہ دیتا ہے۔ اور اگر دل میں سعادت ہو تو ایک ہی نشان ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ذیل میں بعض ایسے نشانات درج کیے جا رہے ہیں جو آپ نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمائے ہیں۔

۴۵۔ پینتالیسواں نشان یہ ہے کہ میرے مخلص دوست مولوی نور دین صاحب کا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور وہی ایک لڑکا تھا۔ اُس کے فوت ہونے پر بعض نادان دشمنوں نے بہت خوشی ظاہر کی اِس خیال سے کہ مولوی صاحب لاولد رہ گئے۔ تب میں نے اُن کے لئے بہت دعا کی اور دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ تمہاری دعا سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور اِس بات کا نشان کہ وہ محض دعا کے ذریعہ سے پیدا کیا گیا ہے یہ بتایا گیا کہ اُس کے بدن پر بہت سے پھوڑے نکل آئیں گے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبد الحیّ رکھا گیا اور اُس کے بدن پر غیر معمولی پھوڑے بہت سے نکلے جن کے داغ اب تک موجود ہیں۔ اور یہ پھوڑوں کا نشان لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا۔

۷۶۔ چھہتر واں نشان۔ میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے القیت علیك محبّۃً منّی ولتصنع علی عینی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دے دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اُن کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو

جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ تیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق و ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرّہ ذرّہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی ۔ یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔

۞ **۷۷**۔ستترھواں نشان۔بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی تب میں نے دُعا کی تو الہام ہوا بَرّق طفلی بشیر۔ یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا ۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہوگا۔

۞ **۸۹**۔نواسی واں نشان۔ میں نے سید احمد خان کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آخر عمر میں اُن کو کچھ تکالیف پیش آئیں گی اور اُن کی عمر کے دن تھوڑے باقی ہیں اور یہ مضمون اشتہارات میں شائع کر دیا تھا چنانچہ اس کے بعد ایک شریر ہندو کے غبن مال کی وجہ سے سید احمد خان کو آخری عمر میں بہت غم اور صدمہ اُٹھانا پڑا اور بعد اس کے تھوڑے دن تک ہی زندہ رہے اور اسی غم اور صدمہ سے اُن کا انتقال ہو گیا۔

۞ **۱۰۳۔ایک سو تین نشان**۔ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی ،مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو سخت بخار ہو گیا اور اُن کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیّت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے۔انّی احافظ کلّ من فی الدار۔تب میں اُن کی عیادت کے لئے گیا اور اُن کو پریشان اور گھبراہٹ میں پا کر میں نے اُن کو کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام و نشان نہ تھا۔

۞ **۱۱۲۔نشان**۔ ہمارا ایک مقدمہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں چند موروثی اسامیوں پر تھا۔ مجھے خواب میں بتلایا گیا کہ اس مقدمہ میں ڈگری ہوگی ۔میں نے کئی لوگوں کے آگے وہ خواب بیان کی منجملہ اُن کے ایک ہندو بھی تھا جو میرے پاس آمد و رفت رکھتا تھا اُس کا نام شرمپت ہے جو زندہ موجود ہے۔اُس کے پاس بھی میں نے یہ پیشگوئی بیان کر دی تھی کہ اس مقدمہ میں ہماری فتح ہوگی۔بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ جس روز اس مقدمہ کا اخیر حکم سنایا جانا تھا ہماری طرف سے کوئی شخص حاضر نہ ہوا اور فریق ثانی جو شاید پندرہ یا سولہ آدمی تھے، حاضر ہوئے۔عصر کے وقت اُن سب نے واپس آ کر بازار میں بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔تب وہی شخص (بیت الذکر) میں میرے پاس دوڑتا آیا اور طنزاً کہا کہ لو صاحب آپ کا مقدمہ خارج ہو گیا۔ میں نے کہا کہ کس نے بیان کیا اُس نے جواب دیا کہ سب مدعا علیہم آ گئے ہیں اور بازار میں بیان کر رہے ہیں۔ یہ سُنتے ہی میں حیرت میں پڑ گیا کیونکہ خبر دینے والے پندرہ آدمی سے کم نہ تھے اور بعض اُن میں سے (مومن) اور بعض ہندو تھے۔تب جو کچھ مجھ کو فکر اور غم لاحق ہوا اُس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔وہ ہندو تو یہ بات کہہ کر خوش خوش بازار کی طرف چلا گیا گویا (دین) پر حملہ کرنے کا ایک موقعہ اُس کو مل گیا مگر جو کچھ میرا حال ہوا اُس کا بیان کرنا طاقت سے باہر ہے۔عصر کا وقت تھا۔ میں

(بیت الذکر) کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور دل سخت پریشان تھا کہ اب یہ ہندو ہمیشہ کے لئے یہ کہتا رہے گا کہ کس قدر دعویٰ سے ڈگری ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور وہ جھوٹی نکلی۔ اتنے میں غیب سے ایک آواز گونج کر آئی اور آواز اس قدر بلند تھی کہ میں نے خیال کیا کہ باہر سے کسی آدمی نے آواز دی ہے۔ آواز کے یہ لفظ تھے کہ **ڈگری ہوگئی ہے (مومن) ہے!** یعنی کیا تو باور نہیں کرتا۔ تب میں نے اُٹھ کر (بیت الذکر) کے چاروں طرف دیکھا تو کوئی آدمی نہ پایا۔ تب یقین ہوگیا کہ فرشتہ کی آواز ہے۔ میں نے اُس ہندو کو پھر اُسی وقت بلایا اور فرشتہ کی آواز سے اُس کو اطلاع دی مگر اُس کو باور نہ آیا۔ صبح میں خود بٹالہ کی تحصیل میں گیا اور تحصیلدار حافظ ہدایت علی نام ایک شخص تھا۔ وہ اُس وقت ابھی تحصیل میں نہیں آیا تھا۔ اُس کا مثل خواں متھرا داس نام ایک ہندو موجود تھا۔ مَیں نے اُس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہوگیا؟ اُس نے کہا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوگئی۔ میں نے کہا کہ فریق مخالف نے قادیان میں جا کر یہ مشہور کر دیا ہے کہ مقدمہ خارج ہوگیا ہے۔ اُس نے کہا کہ ایک طور سے انہوں نے بھی سچ کہا ہے، بات یہ ہے کہ جب تحصیلدار فیصلہ لکھ رہا تھا تو میں ایک ضروری حاجت کے لئے اس کی پیشی سے اُٹھ کر چلا گیا تھا۔ تحصیلدار نیا تھا۔ اُس کو مقدمہ کی پیش و پس کی خبر نہ تھی۔ فریق مخالف نے ایک فیصلہ اُس کے روبرو پیش کیا جس میں موروثی آسامیوں کو بلا اجازت مالک کے اپنے اپنے کھیتوں سے درخت کاٹنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا اور اُن کو رخصت کر دیا۔ جب میں آیا تو تحصیلدار نے وہ فیصلہ مجھے دیا کہ شامل مثل کرو۔ جب میں نے اُس کو پڑھا تو میں نے تحصیلدار کو کہا کہ یہ تو آپ نے بڑی بھاری غلطی کی کیونکہ جس فیصلہ کی بنا پر آپ نے یہ حکم لکھا ہے وہ تو اپیل کے محکمہ سے منسوخ ہو چکا ہے۔ مدعا علیہم نے شرارت سے آپ کو دھوکہ دیا ہے اور میں نے اُسی وقت محکمہ اپیل کا فیصلہ جو مثل سے شامل تھا اُن کو دکھلا دیا۔ تب تحصیلدار نے بلاتوقف اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ڈگری کر دی۔ یہ ایک پیشگوئی ہے کہ ایک ہندوؤں کی جماعت اور کئی (مومن) اس کے گواہ ہیں اور وہی شرمپت اس کا گواہ ہے جو بہت خوشی سے یہ خبر لے کر میرے پاس آیا تھا کہ مقدمہ خارج ہوگیا فالحمدللّٰہ علی ذالك. خدا کے کام عجیب قدرتوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس پیشگوئی کی تمام وقعت اس سے پیدا ہوئی کہ ہماری طرف سے کوئی حاضر نہ ہوا اور تحصیلدار نے غلط فیصلہ فریق ثانی کو سنا دیا۔ دراصل یہ سب کچھ خدا نے کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ خاص عظمت اور وقعت پیشگوئی میں ہرگز پیدا نہ ہوتی۔

۞ **۱۳۵ نشان**۔ ایک دفعہ بباعث مرض ذیابیطس جو قریباً بیس سال سے مجھے دامن گیر ہے، آنکھوں کی بصارت کی نسبت بہت اندیشہ ہوا کیونکہ ایسے امراض میں نزول الماء کا سخت خطرہ ہوتا ہے تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی اس وحی سے تسلی اور اطمینان اور سکینت بخشی اور وہ وحی یہ ہے نزلت الرحمة علی ثلث۔ العین وعلی الأخریین یعنی تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی۔ ایک آنکھیں اور دو اور عضو اور اُن کی تصریح نہیں کی۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ پندرہ بیس برس کی عمر میں میری بینائی تھی ایسی ہی اس عمر میں بھی کہ قریباً ستر برس تک پہنچ گئی ہے، وہی بینائی ہے سو یہ وہی رحمت ہے جس کا وعدہ خدا تعالیٰ کی وحی میں دیا گیا تھا۔

مدیر کے قلم سے

خلافت خامسہ کی تاریخ پر ایک نظر

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنا دے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لیے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (سورۃ النور)

خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے ایک مومن کے لئے خلافت خامسہ کی تاریخ مذکورہ بالا آیت استخلاف کی ایک تفسیر ہے۔ اس کے سب ماہ و سال اور اس کا ہر لمحہ ان وعدوں کی تکمیل کے بے شمار نظارے پیش کر رہا ہے جو اس آیت میں دیئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے یہ فضل بارش کے قطرات کی مانند ہیں جن کا شمار کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور ان کے دور رس اثرات کا پورا عرفان نور ایمان کیساتھ ہی ممکن ہے۔ انہیں محض اعداد و شمار میں پیش کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے یہ فضل ظاہری بھی ہیں اور باطنی بھی ہیں۔ مادی بھی ہیں اور روحانی بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت خامسہ کا بابرکت دور جاری و ساری ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان تائیدات ہر لمحہ خلیفہ وقت اور جماعت کے شامل حال ہیں اور انشاء اللہ رہیں گی۔ پس یہ محض تاریخ نہیں بلکہ خلافت کے ان جاری فیوض کا بیان ہے، جن کا تعلق ماضی سے ہی نہیں بلکہ حال اور مستقبل سے بھی ہے۔

یہ وہ عظیم الشان خلافت ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قریباً ایک سو سال پہلے اپنی معیت کا وعدہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو انی معک یا مسرور کہہ کر دے دیا تھا۔ 23-22 اپریل 2003ء کی رات کو حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ بابرکت دور شروع ہوتا ہے، جس کے متعلق بہت پہلے سے بھی اور عین انتخاب خلافت سے چند لمحے پہلے تک مومنوں کو دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویا و کشوف کے ذریعہ خبریں دی جا چکی تھیں۔

آنحضرت ﷺ اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں یہ خبر دی تھی کہ دجال کا مقابلہ دعاؤں کے ذریعہ ہی ہوگا۔ اور یہ کہ غلبہ دین حق کے لیے ہمارا ہتھیار دعا ہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولین تحریک بھی یہی تھی۔ آپ نے فرمایا:

”بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا

یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔آمین

خلافت خامسہ کا دور اپنی ابتدا سے ہی اس عالمگیریت کا عملی اظہار اپنے اندر رکھتا ہے جو دین واحمدیت کے پیغام کی امتیازی شان ہے۔چنانچہ خلافت خامسہ ہی وہ پہلی خلافت ہے جس کا انتخاب برصغیر پاک وہند کے باہر انگلستان کی سرزمین میں ہوا۔اس سے قبل دنیا کے اتنے ممالک سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان کبھی انتخاب خلافت میں شامل نہیں ہوئے۔پہلی مرتبہ انتخاب خلافت کے اعلان کو براہ راست سیٹلائیٹ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر میں دکھایا گیا۔

نبوت وخلافت کی غرض و غایت تمکنت دین ہے جس کا وعدہ آیت استخلاف میں دیا گیا ہے۔دین کے جس احیاء کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود سے ہوا تھا وہ خدائی پیش خبریوں کے مطابق خلافت خامسہ میں آپ ہی کی ذریت طیبہ کی قیادت میں پوری آب وتاب کے ساتھ جاری ہے۔ہم خدا تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر کریں کم ہے کہ آج بھی ہمیں وہ وجود میسر ہے جس کی دعائیں مقبول ہیں۔جس کا تعلق باللہ اپنوں پر تو روز روشن کی طرح ثابت ہی ہے غیر بھی اس کے معترف ہیں۔قافلہ احمدیت کی متاع حیات درحقیقت خلیفہ وقت کی دعائیں ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کو کھینچ لاتی ہیں۔

تمکنت دین کا سب سے اہم پہلو خدا تعالیٰ کے ایسے عبادت گذار بندے پیدا کرنا ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سے لیکر آج تک اپنے خطابات میں اسی پہلو پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔جس استقامت سے یہ دعوت الی اللہ خلافت خامسہ میں جاری ہے آنیوالا صاحب نظر مورخ اسے احمدیت کی عظیم الشان فتوحات کی بنیاد قرار دے گا۔یہ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ ہے جس کا عملی نفاذ مقصد حیات ہے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کے 74 زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔اور قرآنی تعلیم کو حرز جان بناتے ہوئے ہی دنیا کو دعوت الی اللہ دی جا رہی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجسم داعی الی اللہ ہیں۔اور اسی دعوت الی اللہ کے لئے خلافت کی خصوصی توجہ اور نگرانی میں دنیا کے چار براعظموں میں قائم جامعات وہ مربیان تیار کرتے ہیں جو مادیت کے اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی دنیا کو روحانیت کی روشنی عطا کر رہے ہیں۔خلافت خامسہ سے قبل قادیان اور ربوہ کے علاوہ ممالک میں جامعات کھل چکے تھے۔خلافت خامسہ میں کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی کے جامعات کا اضافہ ہوا۔دنیا بھر میں قائم جامعات سے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کی تعداد نوسو سے زائد ہے۔ان میں بڑی تعداد واقفین نو کی ہے۔تحریک وقف نو میں بھی خلافت خامسہ کے دور میں پچیس ہزار سے زائد کا اضافہ ہو چکا ہے۔مزید یہ کہ ان واقفین نو میں لڑکیوں اور لڑکوں میں علی الترتیب ایک اور تین کی نسبت قائم ہے جو اس تحریک کے آغاز سے ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے دکھائی دے رہی ہے۔

عبادت گزار بندوں کے لئے دنیا بھر میں بیوت الذکر کا قیام ایک بہت اہم دینی ضرورت بھی ہے اور الٰہی جماعتوں

کے استحکام کی ایک بنیاد بھی ہے۔خلافت خامسہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نئی بنائی جانے والی بیوت الذکر کی تعداد اٹھارہ سو سے زائد ہے۔ نئی بنائی جو بیوت الذکر جماعت کو ملیں ان کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ ہے۔اسی طرح دنیا بھر میں نئے قائم ہونے والے مشن ہاؤسز کی تعداد اٹھارہ سو سے زائد ہے۔

2003ء تک ان ممالک کی تعداد جہاں احمدیت کا پودا لگ چکا تھا 176 تھی۔خلافت خامسہ میں یہ تعداد خدا کے فضل سے 207 تک پہنچ گئی۔اس طرح اس بابرکت دور میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد آٹھ ہزار ہے۔اور اب تک پچپن لاکھ سے زائد نفوس بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

خلافت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر خلافت جوبلی اسی بابرکت دور میں منائی گئی۔اس کے لئے نہایت اہم طویل اور مختصر مدت کے منصوبے تیار کئے گئے تھے جن کی کامیاب تکمیل خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہوئی۔ان میں دعاؤں اور نوافل کے پروگرام سے لے کر خدمت خلق کے عظیم منصوبے شامل تھے۔خلافت کی دوسری صدی کے بہت سے تقاضے ہیں۔اس میں ایک اہم تقاضا نظام جماعت کا استحکام ہے۔خلافت خامسہ کا دور اس پہلو سے تاریخ میں ہمیشہ نمایاں رہے گا کہ اس میں نظام جماعت کو بڑا استحکام حاصل ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظام اور اس سے وابستہ افراد جماعت کو جس تفصیل سے گراں قدر ہدایات سے مسلسل نوازا وہ نظام جماعت کے استحکام کے لئے وقت کا اہم تقاضا تھا۔اس حوالے سے جماعت کے عہدہ داران، اراکین مجلس شوریٰ، مربیان اور سب سے بڑھ کر جماعت کے تمام احباب وخواتین کو نظام جماعت کے متعلق دی گئی عملی ہدایات ہمیشہ رہنمائی کرتی رہیں گی۔ان تمام ہدایات کا خلاصہ اور ماحصل اس تقویٰ کو دلوں میں قائم کرنا ہے جس لیے انبیاء دنیا میں تشریف لاتے ہیں اور ان کے بابرکت وجود سے الٰہی جماعتیں قائم ہوتی ہیں۔مثال کے طور پر واقفین زندگی اور مربیان کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"واقفین زندگی اور مربیان سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن اللہ کی راہ میں قربانی کا جو عہد آپ نے کیا ہے اور پھر اس کو نیک نیتی کے ساتھ خدا کی خاطر نبھا رہے ہیں تو دنیا کے لوگوں کی ذرا بھی پروا نہ کریں۔چاہے اپنوں کے چرکے ہوں یا غیروں کے چرکے ہوں، جو بھی لگتے ہیں ان پر خدا کے آگے جھکیں۔آپ جماعتی نظام میں تعلیم و تربیت کے لیے، دنیا کو دین حق کا پیغام پہنچانے کے لئے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔یہ آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔خلیفہ وقت نے بہت سی ایسی باتوں پر آپ پر انحصار کیا ہوتا ہے جن پر بعض فیصلے ہوتے ہیں۔اس لئے اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہر دنیاوی اونچ نیچ کو دل سے نکال دیں اور یکسوئی سے وہ کام سرانجام دیں جو آپ کے سپرد کیے گئے ہیں"

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خلافت خامسہ میں جو استحکام، تمکنت اور ترقی عطا فرمائی اس کے بہت سے پہلو ہیں

۔ان میں ایک اہم پہلو ایم ٹی اے میں وسعت ہے ۔چنانچہ 23 اپریل 2004ء کو ایم ٹی اے الثانیہ اور 23 مارچ 2007ء کو ایم ٹی اے العربیہ کا اجرا ہے ۔اسی طرح 10 جولائی 2006 کو انٹرنیٹ پر بھی ایم ٹی اے کی نشریات کا آغاز ہو گیا ۔دیگر بعض اہم پہلوؤں میں نظارت رشتہ ناطہ، نور فاؤنڈیشن ، طاہر فاؤنڈیشن ، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، دارالصناعۃ ربوہ کا قیام ،وغیرہ شامل ہیں ۔

نظام وصیت وہ عظیم الشان نظام ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر 1905ء میں قائم فرمایا ۔نظام وصیت کا پوری طرح سے قائم ہونا تمکنت دین کے لئے بے حد اہم ہے ۔نظام وصیت میں وسعت خلافت خامسہ کا ایک بہت نمایاں پہلو ہے ۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت نظام کے سو سال پورے ہونے سے پہلے جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے آخری روز کے خطاب میں جماعت کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ 2005ء تک کم از کم پچاس ہزار موصیان ہونے چاہئیں ۔خدا تعالیٰ کے فضل سے جب یہ ٹارگٹ پورا ہو گیا تو جماعت کو اگلا ٹارگٹ دیا گیا ۔جو یہ تھا کہ تمام چندہ دہندگان کا پچاس فیصد نظام وصیت میں شامل ہو جائے ۔آپ نے فرمایا کہ نظام وصیت اور نظام خلافت کا بڑا گہرا تعلق ہے اور اب نظام وصیت فعال ہونا چاہئے ۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2004ء تک موصیان کی کل تعداد 38183 تھی ۔حضور انور کی یہ تحریک بے حد بابرکت ثابت ہوئی اور اب تک خدا تعالیٰ کی تائید سے یہ تعداد سوا لاکھ تک جا پہنچی ہے ۔الحمدللہ علیٰ ذالک ۔

خلافت خامسہ کا ایک نمایاں پہلو عربوں میں احمدیت کی دعوت الی اللہ اور اس کے ثمرات ہیں ۔ہم جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے تمام خلفاء کی یہ خواہش رہی ہے کہ حضرت اقدس محمد ﷺ کی قوم میں احمدیت کا پیغام پھیلے ۔اور ہر دور میں اس کے لئے کوششیں ہوتی رہی ہیں ۔خلافت خامسہ کے دور میں اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا فرمائے جن سے یہ منزل قریب آتی نظر آ رہی ہے ۔بالفاظ دیگر عربوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ میں تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ،خلافت خامسہ میں ایک خاص شان کے ساتھ پورا ہوا ہے ۔اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ عرب ممالک میں عیسائیت نے سیٹلائٹ ٹی وی کے ذریعہ دین حق کے خلاف اور عیسائیت کے حق میں ایک منظّم پراپیگنڈا کرنا شروع کیا تھا ۔دین حق کے خلاف اس منفی پراپیگنڈا نے عربوں کے دلوں میں اپنے دین کی فطری مگر پوشیدہ غیرت کو زندہ کیا ۔لیکن وہ اس پراپیگنڈا کا موثر جواب دینے سے قاصر تھے ۔ایک طرف ان کی دینی غیرت اور دین حق اور آنحضرت ﷺ سے محبت اور دوسری طرف ان کی عیسائی پراپیگنڈا کے سامنے بے بسی نے احمدیت کے پیغام کے لئے سازگار فضا پیدا کر دی ۔خدا تعالیٰ جماعت کو بھی ایم ٹی اے کی نعمت عطا فرما چکا تھا ۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 23 مارچ 2007ء کو ایم ٹی اے العربیہ کے بابرکت اجراء کا اعلان فرما چکے تھے ۔خلافت کی رہنمائی میں اخبارات وغیرہ کے

ذریعے سے ایم ٹی اے کے متعلق ایک موثر اشتہاری مہم چلائی گئی۔اور پھر احمدیت کا فیض عربوں کی اپنی زبان میں ان تک پہنچا۔اور خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں کی تعداد میں عرب اقوام سے تعلق رکھنے والے افراد احمدیت کے حصن حصین میں داخل ہوئے اور یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری وساری ہے۔

اس مضمون کی ابتدا میں ذکر کیا گیا ہے کہ احمدیت کے پیغام کی ایک بہت نمایاں خصوصیت اس کی عالمگیریت ہے۔ جیسے جیسے یہ پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے ویسے ویسے یہ عالمگیریت اور آفاقیت نمایاں ہورہی ہے۔خلافت خامسہ میں اس آفاقی پیغام کا جو پہلو بہت نمایاں ہوکر سامنے آیا ہے وہ امن عالم کے قیام سے تعلق رکھتا ہے۔روحانیت سے دور ہوتی ہوئی اور مادیت کے اندھیروں کی طرف بڑھتی ہوئی اس دنیا کا منطقی انجام جنگ وجدل کے ذریعے سے برپا ہونے والی تباہی ہے۔اور دنیا کو ایسی ہلاکتوں سے بچانے والے وہی ہوتے ہیں جو خدا سے امن پاکر دنیا میں امن کے سفیر بن جاتے ہیں۔ آج امام جماعت احمدیہ یورپ اور امریکہ کے ایوان ہائے اقتدار کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے امن عالم کا پیغام دے چکے ہیں۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی وہ پہلے وجود ہیں جنہوں نے برطانوی، امریکی اور یورپین اراکین پارلیمنٹ سے علی الترتیب 22/اکتوبر 2008ء، 27/جون 2010ء اور 4/دسمبر 2010ء کو تاریخی خطابات فرمائے۔اور انہیں نہایت موثر رنگ میں یہ توجہ دلائی کہ امن عالم خطرے میں ہے۔اس کی وجوہات کی نشاندہی فرمائی اور اس کا حل قرآن کریم کی تعلیمات سے پیش فرمایا۔فرمایا کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مادی وسائل کو لالچ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔آپ نے بار بار بتایا کہ امن عالم کا قیام مکمل انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ان تاریخی مواقع پر متعدد معزز اراکین پارلیمنٹ نے جس انداز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرکشش روحانی شخصیت اور پراثر پیغام امن کی تعریف کی وہ ہمیشہ تاریخ خلافت خامسہ کے ایک اہم حصے کے طور پر یادگار رہے گا۔مثال کے طور پر کیپٹل ہل (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) میں حضور انور کے خطاب سے پہلے سینٹر رابرٹ کیسے (Robert Casey) نے کہا: ’’آپ کا یہاں ہونا ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔آپ نے آج سینٹ اور ایوان نمائندگان کو اکٹھا کردیا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہاں بار بار تشریف لائیں۔ہم آپ کی پرعزم قیادت اور اس نمونہ کے پیش کرنے پر آپ کے شکر گزار ہیں جو آپ نے رواداری، امن اور انصاف کے لئے دکھایا ہے۔میرے ذہن میں کئی صدیوں پہلے کی ایک شخصیت کی William Penn کی مثال آتی ہے۔جنہوں نے ایک منظم معاشرہ کی یہاں آکر بنیاد رکھی جس کا نام پنسلوانیا (Pennsylvania) ہے۔ہم آپ کے مشکور ہیں۔آپ کو، آپ کے کام اور آپ کے پیروکاروں کے کام کو دیکھ کر ہمارے اندر نہ صرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بلکہ دنیا بھر میں ایک جوش وجذبہ جنم لیتا ہے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امن کا یہی پیغام دنیا بھر کے متعدد ممالک میں اپنے

دوروں کے دوران نہایت وسیع پیمانے پر دیا ہے۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ خلافت خامسہ میں اس اعتبار سے دنیا پر اتمام حجت ہو چکی ہے تو شاید یہ غلط نہ ہوگا۔ یہ امر امید افزاء ہونے کے ساتھ ساتھ اس خدشے کو بھی جنم دیتا ہے کہ اگر خدانخواستہ دنیا نے اس آسمانی انذار پر کان نہ دھرے تو یہ لوگ خدا کے قہر کا شکار ہو جائیں گے۔

انسانیت کی سچی ہمدردی درحقیقت خلافت احمدیہ ہی کی شان ہے۔ یہی ہمدردی ہے جس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فروری اور مارچ 2014 میں امریکہ، کینیڈا، اسرائیل اور ایران کے سربراہان مملکت کو خطوط کے ذریعے سے بھی یہ متنبہ فرمایا کہ ایک مہیب عالمی جنگ کے خطرات بنی نوع انسان کے سر پر منڈلا رہے ہیں۔ اس لئے باہمی مذاکرات کے ذریعے انصاف اور امن کے قیام کی کوششیں کرنی چاہیں۔ امن عالم کو ایک خطرہ مذہبی رواداری کے فقدان کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ حضور انور نے پوپ بینیڈکٹ شانز دہم کے نام اپنے مکتوب میں لکھا کہ مذاہب عالم کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے نبی کی عزت و ناموس کے دفاع میں کھڑے ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کسی گرجا یا کسی بھی عبادت گاہ کو حفاظت کی ضرورت ہوگی تو ہم ہمیشہ اس کے لئے تیار ہونگے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انسانی اقدار کو پہچانتے ہوئے پیار اور امن کا ماحول پیدا کریں۔

مومن کے لئے ہر قسم کے حالات خدا کی رحمت اور اس کا فضل ہی ہوتے۔ یہ محض فلسفہ نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیرونی حالات درحقیقت اہم نہیں ہیں بلکہ ان حالات میں انسان کا ردعمل اہم اور فیصلہ کن بات ہے۔ مومن مشکل اور تکلیف میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے صحیح ردعمل دکھاتا ہے۔ اس لئے بظاہر مشکل یا منفی نوعیت کے حالات بھی مومن کے لئے اپنے آخری نتیجہ کے طور پر بہتر ثابت ہوتے ہیں۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ الٰہی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کے افضال کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک انعامات کے رنگ میں اور دوسرے ابتلاؤں کے رنگ میں۔ خلافت خامسہ کی تاریخ کو اس پہلو سے دیکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔ خلافت خامسہ میں ایسے ایسے ابتلاء جماعت پر آئے ہیں جن کی مثال اس سے پہلے تلاش کرنا مشکل ہے۔ یہ دور جن شہادتوں سے رنگین ہے ان کی تعداد گزشتہ تمام ادوار میں ہونے والی شہادتوں سے قریباً دوگنا ہے۔ ان میں سب سے بڑا واقعہ 28 مئی 2010ء کو لاہور میں دارالذکر اور ماڈل ٹاؤن میں ہونے والی 86 شہادتیں ہیں۔ اس واقعہ کی تفصیل میں جانا مقصود نہیں ہے۔ بظاہر یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ واقعہ ہے۔ لیکن یہاں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس واقعہ میں یا اس سے ملتے جلتے دوسرے واقعات میں کس طرح جماعت کا خوف امن میں بدلا ہے۔ سب سے پہلے تو ان لوگوں کو دیکھنا چاہئے جو اس خوف کا پہلا شکار تھے۔ اگر آپ ان لوگوں سے آج بھی ذاتی طور پر ملیں جو وہاں موجود تھے یا جو لوگ زخمی ہوئے ہیں یا جن کے قریبی عزیز ان کی آنکھوں کے سامنے شہید ہوئے ہیں تو آپ کو یہ علم ہوگا کہ اس سانحہ کے دوران اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ایک سکینت تھی جس نے سب کو سہارا دے رکھا تھا۔ چنانچہ شام کے

ایک احمدی دوست مسلم الدروبی صاحب بھی پاکستان آئے ہوئے تھے اور اس موقع پر موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کوئی افراتفری نہیں تھی۔ کوئی خوف نہیں تھا۔ دشمن گولیاں چلا رہا تھا اور اس وقت انتظامیہ کی طرف سے جو ہدایات دی جارہی تھیں، ان کے مطابق عمل ہو رہا تھا۔ احمدی مائیں جن کے سہاگ اجڑے تھے انہوں نے اگلے جمعے اپنے بچوں کو اسی (بیت الذکر) میں جمعہ پڑھنے کے لئے بھیجا اور نصیحت کی کہ بیٹا انہیں اگلی صفوں میں نماز کے لیے کھڑے ہونا جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا۔ یہ خوف کا امن سے بدل جانے کا ایک حیرت انگیز نظارہ ہے جس کا وعدہ آیت استخلاف میں دیا گیا ہے۔ لاہور کے اسی واقعہ کے نتیجہ میں جو نتائج مرتب ہوئے ہیں ان کا صحیح علم اور تجزیہ ہمیں ان عظیم الشان مثبت اثرات کا پتہ دے گا جو عالمی طور پر احمدیت کے حق میں ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں معلوم ہوگا کہ ہر شہادت خدا تعالیٰ کے فضل سے پھول پھل لا رہی ہے۔

تاریخ خلافت خامسہ کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس وجود کو منصب خلافت پر سرفراز فرمایا تھا اس کے لیے اپنی عظیم الشان تائیدات کے بے شمار نظارے بھی ہر آن دکھائے اور قافلہ احمدیت دعاؤں اور اعمال صالحہ کے ذریعے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ان انعامات پر اس کا شکر کرتے ہوئے اعمال صالحہ میں ترقی کرتے چلے جائیں جن کی تلقین آیت استخلاف کے آخری حصے میں فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2015ء مجلس انصاراللہ پاکستان

بہشتی مقبرہ

"یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیّار ہو جائے اور اُس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں"

(شعبہ صف دوم مجلس انصاراللہ پاکستان)

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب۔منڈی بہاؤالدین

مہمان نوازی انبیاء کرام کا اُسوۂ عظیم ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ) اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ہم ہرگز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔(سورۃ الدھر۔9۔10)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں محفوظ فرمایا ہے۔

(ترجمہ) اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔انہوں نے سلام کہا اس نے بھی کہا سلام اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بھُنا ہوا بچھڑا لے آیا۔(سورۃ ھود۔70)

سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ پیش ہیں۔ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور سلامتی کی دعا دے۔اسے بھی جسے تو جانتا ہے۔اور اسے بھی جسے تو نہیں جانتا۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب افشاء السلام)

ابوالخیر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ ہمیں باہر بھیجتے ہیں اور ہم ایسے لوگوں کے پاس اُترتے ہیں جو ہماری ضیافت نہیں کرتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اُترو۔پھر جو مہمان کے لئے چاہئے۔اتنا تمہارے لئے کردیں تو تم قبول کرو۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف)

حضرت ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اسے مہمان رکھے۔اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے۔اور وہ اس کی مہمان نوازی کرتا ہے۔تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہوتی ہے۔اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا ایک انصاری نے عرض کیا حضور! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا۔ اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو۔ پھر چراغ جلاؤ۔ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔ چراغ جلایا۔ بچوں کو (بھوکا ہی) سُلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اسی واقعہ کے ضمن میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (سورۃ الحشر۔10) (صحیح بخاری کتاب المناقب باب ویؤثرون علی انفسھم)

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہمسایہ سے حسنِ سلوک کرے۔ اور جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسرے دن وہ کافر (مومن) ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واسطے ایک بکری کا دودھ نکلوایا۔ اس نے وہ پی لیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا۔ تو وہ سارا نہ پی سکا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کفایت وقناعت کی وجہ سے اتنا پیتا ہے کہ ایک آنت میں سما سکے۔ اور کافر حرص کی وجہ سے اتنا کچھ پی جاتا ہے کہ سات انتڑیوں میں سمائے۔

(ترمذی ابواب الاطعمہ باب ان المؤمن یا کل فی معی واحد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا نجات اور بچاؤ کی بہترین راہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی زبان کو روک کر رکھو۔ اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو۔ اور اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو۔ (ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی حفظ اللسان)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سنت میں یہ بات بھی

شامل ہے کہ میزبان اعزاز وتکریم کے ارادہ سے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے آئے۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الضیافۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ۔اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب اطعام الطعام)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی (خیروبرکت) اس گھر میں جلدی آئے گی جس میں مہمان آتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الضیافۃ)

حضرت ابو کریمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات کی مہمان نوازی کرنا ہر (مومن) پر حق ہے۔(یعنی فرض ہے) جو مہمان کسی (مومن) کے گھر میں اُترے تو ایک دن کی مہمان نوازی گویا اس کا فرض ہے۔وہ چاہے تو وصول کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ (ابو داؤد کتاب الاطعمہ باب من الضیافۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (مومن) کسی (مومن) کی پیاس پانی کے ایک گھونٹ سے بجھائے قیامت کے دن اللہ اسے الرحیق المختوم سے پلائے گا۔جو (مومن) کسی (مومن) کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا۔اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا۔اور جو (مومن) کسی (مومن) کو برہنگی کی حالت میں کپڑے پہنائے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز لباس پہنائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 11117)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منتظمین باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں، یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔چائے مانگے۔چائے دو۔اور کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:

آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا۔مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے۔جو تکلیف اُٹھا کر آیا ہے۔اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت الفکر میں (بیت مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ

ہے) لیٹے ہوئے تھے۔اور میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرم پت یا شاید لالہ ملاوامل نے دستک دی۔میں اُٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی۔اور پھر اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئے۔اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں۔اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

حضرت میاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ

''مولوی محمد علی صاحب ایم اے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کے ایک حصہ میں بالا خانہ میں رہا کرتے تھے اور جب تک ان کی شادی اور خانہ داری کا انتظام نہیں ہوا حضرت صاحب خود ان کے لئے صبح کے وقت گلاس میں دودھ ڈال کر اور پھر اس میں مصری حل کر کے خاص اہتمام سے بھجوایا کرتے تھے۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کو مہمانوں کی بہت خاطر منظور ہوتی تھی۔اور پھر جو لوگ دینی مشاغل میں مصروف ہوں ان کو تو آپ بڑی قدر اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے''

سیٹھی غلام نبی صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں بمع اہل وعیال قادیان آیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مکان میں رہتا تھا۔قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی۔میں جب باہر آیا تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس اور ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں۔فرمانے لگے کہ کہیں سے دودھ آ گیا تھا۔میں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں سبحان اللہ کیا اخلاق تھے۔

حضرت میاں صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اُتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔چارپائی بچھائی جائے۔خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہوگئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہوگئے۔میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے۔جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا مشکل ہوگیا حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا۔نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا۔اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔چنانچہ وہ واپس آئے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں۔مگر وہ شرمندہ تھے۔اور وہ سوار نہ ہوئے۔اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان کے بستر اُتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔مگر خدام نے اُتار لیا۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسی وقت دو نواڑی پلنگ منگوائے اور

ان پر ان کے بستر کروائے اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے۔ اور خود ہی فرمایا اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں۔ اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں۔ اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہوا۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا۔ اگر یہاں آ کر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس کے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب ان کے پاس آ کر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجیے۔ اور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے۔ راستہ میں گھڑی گھڑی ان سے فرماتے رہے کہ آپ تو مسافر ہیں۔ آپ یکے میں سوار ہو لیں۔ مگر وہ سوار نہ ہوئے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس تشریف لائے۔

حضرت میاں صاحب لکھتے ہیں کہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم و مغفور نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ 1903ء میں قادیان سالانہ جلسہ پر آئی...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ سے باتیں کرتے تھے کہ اتنے میں میر ناصر نواب صاحب (اس وقت وہ لنگر خانہ کے افسر اعلیٰ تھے) آئے اور فرمایا۔ حضرت مہمان تو کثرت سے آ گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اب کے دیوالہ نکل جائے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا۔ اور لیٹے لیٹے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ’’میر صاحب! آپ نے کیا کہا؟ آپ کو نہیں معلوم کہ مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا جو آتا ہے وہ اپنی قسمت ساتھ لاتا ہے۔ جب جاتا ہے تو برکت چھوڑ کر جاتا ہے۔ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ دیوالہ نکل جائے گا۔ پھر ایسی بات نہ کریں۔‘‘ میر صاحب سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

رات اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ...... لنگر خانہ میں رات کو ریا کیا گیا ہے۔ فرمایا اب جو لنگر خانہ میں کام کر رہے ہیں ان کو علیحدہ کر کے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں۔ اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت اور صالح ہوں۔ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب بتاتے ہیں کہ یہ عید کا موقعہ تھا۔ لنگر خانہ میں خاص و عام میں تمیز کی گئی۔ میرے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی۔ صبح جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہام سنایا تو وسوسہ جاتا رہا۔

سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

’’......(ترجمہ: اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ الدھر: 9) اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں لباس اور مکان

دینے کی تاکید نہیں آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے۔جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔قرآن کریم کے دل سورۃ یٰسین میں ایسا لکھا ہے۔(ترجمہ:اور کافر ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم اس کو کھانا کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو کھلا سکتا تھا۔الدھر:11) آج کل چونکہ قحط ہو رہا ہے۔انسان اس نصیحت کو یاد رکھے۔اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں، مسکینوں اور رپا بند بلا کو کھانا دیتا رہے۔مگر صرف اللہ کے لئے دے۔یہ تو جسمانی کھانا ہے روحانی کھانا ایمان کی باتیں۔اور رضاء الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے یہ بھی طعام ہے۔وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا۔منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ۔(ترجمہ:یقیناً ہم اپنے ربّ کی طرف سے (آنے والے) ایک تیوری چڑھائے ہوئے نہایت سخت دن کا خوف رکھتے ہیں۔الدھر:11) ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے۔ڈرتے ہیں (عبوس تنگی کو کہتے ہیں قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دے دیتا ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے۔(ترجمہ:پس اللہ نے انہیں اس دعا کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور لطف عطا کئے۔الدھر:12)خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچا لیتا ہے۔اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ابدالآباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں''۔آمین

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''مہمانوں کی خدمت کرنی چاہئے کہ ایک طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس مہمان نوازی کا بھی شکر یہ ادا ہو جائے کہ اس نے فرمایا ہے کہ دیکھو میں نے تمہارے حق کو قائم کر دیا ہے۔بلکہ حق سے زائد احسان کی تمہارے بھائیوں کو تعلیم دی ہے۔میں نے ان سے تمہارے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے لئے کہا ہے۔میں نے لوگوں کے اموال میں تمہارا حق رکھ دیا ہے تا کہ تمہیں یہ احساس نہ ہو کہ کوئی ہم پر احسان کر رہا ہے۔میں نے ان سے تو کہا کہ وہ تم پر احسان کریں یعنی جو تمہارا حق ہے۔اس سے بھی زائد دیں۔اور تمہارے لئے اس خدمت کو حق کہہ دیا تا کہ تمہاری عزت نفس محفوظ رہے کہ جب کوئی مہمان کسی کے پاس جاتا ہے۔اور وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو یہ خدمت اس مہمان کا حق ہے جو وہ وصول کر رہا ہے۔وہ اس سے خیرات نہیں مانگ رہا یعنی مال خرچ کرنے والے کے مال کا جو حصہ مہمان پر خرچ ہو رہا ہے۔وہ خرچ کرنے والے کا حق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ مہمان کا حق ہے اور مہمان کا حق اس کو دے دو''

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''قرآن کریم نے ہمیں یہ سنہری اصول بتایا کہ یہ مہمان نوازی خدمت کا جذبہ اور جوش اس وقت پیدا ہوگا جب تم دلوں میں محبت پیدا کرو گے اور جب یہ محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔تو پھر تم اپنے آرام پر، اپنی ضروریات پر،

اپنی خواہشات پر ان دور سے آنے والوں کی ضروریات کو مقدم کرو گے اور ان کو فوقیت دو گے۔ اور اگر اس جذبے کے تحت خدمت کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم فلاح پا گئے۔ تم کامیاب ہو گئے۔ اور خاص طور پر ان مہمانوں کے لئے اپنے ان اعلیٰ جذبات کا اظہار کرو گے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں تو پھر تم یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مستحق ٹھہرو گے۔ مہمان نوازی تو نبیوں اور نبیوں کے ماننے والوں کا ایک خاص شیوہ ہے۔ دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی مہمان نوازی کو دیکھتے ہوئے فوراً اس وقت آنے والوں سے یہ نہیں پوچھا کہ تم کھانا کھاؤ گے یا نہیں۔ ایک بچھڑا ذبح کر دیا۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی پہلی وحی کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ فکر نہ کریں خدا تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ میں مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلیٰ خلق کو اختیار کریں......اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے وارث بنیں''

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم خلق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور خلفاء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کے وارث بن سکیں۔ آمین

علوم ظاہری و باطنی سے پُر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ فرماتے ہیں:

''حضرت مصلح موعود (۔) کے خطبات آپ کے قریب بیٹھ کر سننے کا موقع ملتا تھا اور تمام دنیا کے مسائل کا آپ کے خطبات میں مختلف رنگ میں ذکر آتا چلا جاتا تھا دین کا بھی، دنیا کا بھی، ان کے باہمی تعلقات بھی اور سیاست جہاں مذہب سے ملتی ہے اور جہاں مذہب سے الگ ہوتی ہے ان مسائل کا بھی ذکر۔ چنانچہ قادیان میں یہی جمعہ تھا جس کے نتیجہ میں ہر کس و ناکس، ہر بڑے چھوٹے اور ہر تعلیم یافتہ غیر تعلیم یافتہ کی ایک ایسی تربیت ہو رہی تھی جو بنیادی طور پر سب میں قدر مشترک تھی۔ یعنی پڑھا لکھا یا ان پڑھ، امیر یا غریب اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں رکھتا تھا کہ بنیادی طور پر احمدیت کی تعلیم اور احمدیت کی تربیت کے علاوہ دنیا کا شعور بھی حاصل ہو جایا کرتا تھا چنانچہ بہت سے احمدی طلباء جب مختلف مقابلے کے امتحانات میں اپنی تعداد کی نسبت سے زیادہ کامیابی حاصل کرتے تھے تو بہت سے افسر ہمیشہ تعجب سے اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ احمدی طلبہ میں کیا بات ہے کہ ان کا دماغ زیادہ روشن نظر آتا ہے، ان کو عام دنیا کا زیادہ علم ہے۔''

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان

معاشرہ کو حسین جنت بنانے کا ایک گُر

باہمی ادب و احترام

دین حق میں "ادب" کو ایک خاص مقام حاصل ہے ۔اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حُسْنُ الْاَدَبِ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ بہترین ادب ایمان سے ہے۔گویا کہ "ادب"مومن کی نشانی قرار پائی۔اسی لئے اولیاء کا یہ مقولہ مشہور ہے۔ اَلطَّرِیْقَۃُ کُلُّھَا اَدَبٌ کہ دین سارے کا سارا ادب ہے۔ایک مقولہ یوں ملتا ہے کہ ادب وانسانیت سب سے اعلیٰ نسب ہے۔ دین حق ایک جامع مذہب ہے جس میں زندگی سے متعلقہ ہر امر کے بارہ میں آداب سکھلائے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے، جاگنے، اُٹھنے، بیٹھنے، سفر و حضر، خوشی و غم، خوف و امن، طہارت و پاکیزگی کے اصول و آداب بتلائے۔

مجھے اس وقت معاشرہ میں بسنے والی مخلوق میں بڑوں سے ادب اور چھوٹوں سے پیار کے حوالہ سے کچھ لکھنا ہے۔ خاندان میں اپنے سے بڑوں میں والدین، خالہ، ماموں، تایا، چچا اور بڑے بہن، بھائیوں کا شمار ہوتا ہے جبکہ خاندان سے باہر استاد، عالم، عہدیدار اور امام کا احترام ہے۔ جو دنیا کے تمام معاشروں میں کسی نہ رنگ میں پایا جاتا ہے۔افریقہ میں مجھے کام کرنے کا موقع ملا ہے۔وہاں ایلڈرز (ELDERS) کی کونسلز بنی ہوتی ہیں جن میں بزرگ، معمر اور جہاندیدہ لوگوں کو رکھا جاتا ہے جو نہ صرف بُرائیوں پر نگاہ رکھتے ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کا فیصلہ بھی کرتے ہیں۔یورپ نے آہستہ آہستہ یہ اہم خلق اپنے معاشرے سے گنوا دیا اور اپنے بزرگوں کو OLD PEOPLE HOUSES میں چھوڑ آتے ہیں۔صرف امریکہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 90% بوڑھے عملاً الگ تھلگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یوں وہاں بُرائیوں اور کمزوریوں نے راہ پائی ہے اور اب وہ دوبارہ مشترکہ خاندانی نظام کی اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں۔

جبکہ دین حق نے جہاں بزرگوں کی عزت واحترام کا سبق اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ (الترغیب والترھیب) کہ برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے کے الفاظ میں دیا ہے وہاں اپنے سے چھوٹوں سے پیار و محبت سے پیش آنے اور ان کی عزت کا سبق یوں دیا۔مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا (ترمذی) کہ جس نے معاشرے میں کسی چھوٹے پر رحم نہ کیا اور بڑے کا احترام نہ کیا وہ ہم سے نہیں ہے۔ہمارے معاشرہ میں اگر یہ اصول راہ پا جائے تو معاشرہ جنت نظیر بن جائے۔نہ اس میں گالی گلوچ ہو۔نہ لڑائی جھگڑا۔اور نہ تو تکرار۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بچپن میں اپنے چچا کا نام مرزا امام دین لیا تو حضورؑ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میاں! آخر رشتہ میں وہ چچا لگتے ہیں۔محض نام لینا بے ادبی ہے تو دوسری طرف ہمارے بعض بزرگ اپنے سے

چھوٹوں کو تم کی بجائے " آپ " کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے ہمارے بچپن کے دور میں بڑوں اور چھوٹوں میں احترام اور محبت کا بہت حسین رشتہ قائم تھا۔گھروں میں بھی اور باہر اسکولز اور کالجز میں بھی۔اساتذہ اپنے شاگردوں سے پیار و محبت سے پیش آتے۔انہیں اپنے بیٹے سمجھ کر پڑھاتے اوران کی عزت کرتے اور طلبہ بھی اپنے اساتذہ کو والدین کا مقام دیتے۔لیکن پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے اس دیوار میں نقب لگانی شروع کی اوراب سوشل میڈیا نے تو رہی سہی کسر بھی خاک میں ملا دی ہے۔اوراب نہ استاد کا احترام،طلبہ کی طرف سے دیکھنے کوملتا ہے اور نہ طلبہ کی عزت،اساتذہ کی طرف سے۔حالانکہ اگر غور کیا جائے تو یہ معاشرہ خواہ دنیوی ہو یا مذہبی ایک دوسرے میں آپس میں ایسا گندھا ہوا ہے کہ ہر کسی کے لئے دوسرے سے عزت واحترام کا تعلق رکھنا ناگزیر ہے۔اور ہر ایک کو دوسرے کی عزت کرنا لازم ہے۔

معاشرے میں ہر انسان دوسرے سے کچھ نہ کچھ سیکھتا بھی ہے اوراس کچھ سکھاتا بھی ہے۔ہم اپنے گھروں میں دیکھتے ہیں کہ ہم والدین اپنے بچوں سے خاموشی سے کچھ نہ کچھ سیکھ رہے ہوتے ہیں۔بسااوقات بچہ اچانک ایسی بات کرجاتا ہے جو ہمارے لئے سبق آموز ہوتی ہے۔یوں گھروں میں ہمارے بچے ہمارے شاگرد تو ہیں ہی اس طرح استاد بھی بن جاتے ہیں۔گھروں سے باہر گلی کوچے میں بچوں سے ہم اور اسکولز ، کالجز میں طلبہ سے اساتذہ بھی کچھ نہ کچھ سیکھتے ہیں۔اوراس طرح ہم میں ہر ایک دوسروں کا استاد بھی ہے اور شاگرد بھی۔حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ جس کسی نے ایک لفظ بھی سکھایا وہ استاد ہے اوراوپر بیان شدہ حدیث میں درج سبق چھوٹوں کی عزت اور بڑوں کا احترام کرنے کو ہم میں سے ہر کوئی اپنا لے تو معاشرہ جنت نظیر نشان بن سکتا ہے۔اور تعلیم خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی ہمیں محترم اور باوقار بننا سکھلاتی ہے اور دوسروں سے عزت و احترام سے پیش آنا سکھلاتی ہے۔اور یاہمی ادب کا یہی وہ طریق ہے جو انسان کی دینی و دنیوی ترقیات کا ایک راز ہے۔اس حقیقت کو سمجھ کر ہی کسی نے بہت عمدہ کہا ہے کہ با ادب بانصیب ، بے ادب بے نصیب۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ایک دوسرے کے حقوق پہچان کرانہیں حسین طریق پر ادا کرنے والے بن جائیں۔

نسلوں کی بقاء کی ضمانت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔‘‘

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

مرسلہ: مکرم نسیم شیخ صاحب۔راولپنڈی

مولی کے غیر معمولی فوائد

مولی قدرت کی ان نعمتوں میں سے ایک ہے جن میں بیماریوں کے لئے شفاء کے خزانے چھپے ہیں۔ مولی کی تمام تر خوبیوں اور فوائد کے باوجود اسے وہ اہمیت نہیں دی جاتی جس کی یہ مستحق ہے۔ بلکہ اس کی قدر گھٹانے والے اس طرح کے محاورے موجود ہیں۔ کہ تم کس کھیت کی مولی ہو۔

مولی سلاد کے طور کچی بھی کھائی جاتی ہے اور اس کے پتے بھی کھائے جاتے ہیں۔ مولی پالک کا سالن بھی پکایا جاتا ہے۔ اس کا اچار بھی ڈالا جاتا ہے۔ مولی بھرے پراٹھے بھی مزہ دیتے ہیں۔ مولی کا پانی بھی چند چمچ پیا جا سکتا ہے۔ مولی کی مختلف قسمیں اور مختلف رنگ ہوتے ہیں۔

مولی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسانی جسم کے مدافعتی نظام کو بہتر بناتی ہے۔ روزانہ آدھی پیالی کدوکش کی ہوئی مولی سے جتنی وٹامن سی میسر آتی ہے وہ قوت مدافعت کو مضبوط بنانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

یرقان: مولی ہر قسم کے یرقان کا علاج ہے جس میں ہیپاٹائٹس بی اور سی بھی شامل ہیں۔ یہ جگر اور معدے کو فائدہ پہنچاتی ہے یہ خون کو صاف کرتی ہے اور فاسد مادوں کو تلف کرتی ہے یہ یرقان کے علاج کے لئے اس لئے مفید ہے کہ یہ بلیروبن (BILIRUBIN) کو ختم کرتی ہے اور اس کی پیداوار کو مناسب سطح پر رکھتی ہے۔ مولی خون کے سرخ خلیوں کے تباہ ہونے کے عمل کو روکتی ہے۔ یہ عمل یرقان کے مریضوں کے جسم میں بہت مفید ہوتا ہے۔ مولی خون کو تازہ آکسیجن مہیا کرتی ہے جس سے ریڈ سیلز تباہ ہونے سے رک جاتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس کے علاج میں مولی کے پتے بھی مفید ہیں۔

بواسیر: مولی انسانی جسم کے نظام انہضام کو بہتر بناتی ہے۔ پانی جمع ہونے کو روکتی ہے قبض کو ختم کرتی ہے۔ قبض دراصل بواسیر کو جنم دیتی ہے مولی کھانے والے کو قبض نہیں ہوتی اس لئے اسے بواسیر نہیں ہوتی۔ جس کو بواسیر ہو جائے مولی اس کے لئے بھی شفا کا کام دیتی ہے۔ اس کا پانی بھی بواسیر کے لئے مفید ہے. اس سے موہکے اور جسم پر لگے کٹ ختم ہو جاتے ہیں۔ مولی کھانے سے انتڑیوں پر دباؤ پڑتا ہے، جس سے قبض ٹوٹتی ہے۔ یہ سخت آنتوں کو نرم کرتی ہے۔

پیشاب کے نظام میں خرابیاں: مولی پیشاب آور بھی ہے اس کا جوس تیزابیت کا علاج ہے۔ پیشاب لگ کر آتا ہو، درد کے ساتھ آتا ہو، رکاوٹ کے ساتھ آتا ہو تو مولی یا اس کا پانی پی لیں انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

بلڈ پریشر: مولی پوٹاشیم کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، جس کے طبی فوائد کی فہرست بہت لمبی ہے۔ یہ دل کی شریانوں میں خون کی

سپلائی کو بہتر بناتی ہے تو اس سے خون کا بہاؤ بہتر ہوتا ہے جس سے شریانوں کو اصل حالت میں رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ خون کی سپلائی یا بہاؤ کم ہو تو بلڈ پریشر زیادہ ہو سکتا ہے۔

شوگر: مولی شوگر کے مریضوں کے لئے بھی نہایت فائدہ مند ہے۔ مولی شوگر کے جذب ہونے کے عمل کو بہتر بنا کر انسان کو ذیابیطس سے بچاتی ہے۔

جلد کے مسائل: مولی میں موجود وٹامن سی، فاسفورس، زنک اور وٹامن بی کمپلکس کے بعض اجزاء انسانی جلد کے لئے مفید ہیں۔ مولی میں موجود پانی جلد کی نمی کو قدرتی سطح پر رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ مولی پیشاب کے نظام کو گند سے پاک کرتی ہے، گردوں کو دھوتی ہے اور ان میں پیدا ہونے والی انفیکشن (زخموں) کو ختم کرتی ہے انہیں آئندہ ہونے سے بھی روکتی ہے۔ اس طرح یہ گردوں کی متعدد بیماریوں کا بھی علاج ہے۔

موٹاپا: جس نے موٹاپے سے جان چھڑانی ہو وہ مولی کھایا کرے۔ دوپہر کو سفید یا کالا نمک لگا کر مولی کھانے سے بے شمار فائدوں میں سے ایک موٹاپے میں کمی بھی ہے۔ یہ ان کے بہت کام آتی ہے جو اپنا وزن کم کرنا چاہتے ہوں۔ اس میں ریشہ زیادہ ہے اور یہ شوگر بہت کم بناتی ہے۔ آنتوں کو متحرک کرتی ہے جس سے وزن میں کمی آتی ہے۔

کینسر: چونکہ مولی جسم سے گندے مادے نکالتی ہے اور وٹامن سی بھرپور ہوتی ہے اس لئے کینسر کی مختلف اقسام کے علاج میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گردوں، انتڑیوں، معدے اور منہ کے کینسر میں یہ خاص طور پر مفید ہے۔ مولی کینسر کے خلیے بننے کا عمل روکتی ہے۔ لہٰذا اس سے علاج کیا جائے تو آرام آنے کے بعد کینسر کے خلیے دوبارہ پیدا نہیں ہوتے۔

سانس کی بیماریاں: مولی سانس کے نظام کو بہتر بناتی ہے۔ اس نظام پر دباؤ کو روکتی ہے۔ اس کی خرابیوں میں ناک کا بہنا، گلے کی خرابی، پھیپھڑوں کی کمزوری اور ڈسٹ الرجی بھی شامل ہیں۔ مولی گلے کی تکلیف کو بھی دور کرتی ہے۔ مولی کو کوٹ کر چہرے پر لگائیں اور چہرے کا نکھار پائیں۔ یہ جراثیم کش ہے، جلد کی خشکی دور کرتی ہے، جلد کو پھٹنے سے روکتی ہے، جن کی ایڑیاں پھٹتی ہیں وہ ان پر مولی رگڑیں یا مولی کا پانی ملیں۔ (ماخوذ از روزنامہ اوصاف، سنڈے میگزین 7 جنوری 2016ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے احساس ذمہ داری کے ساتھ دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے"

"اللہ تعالیٰ کی سلامتی حاصل کرنے کے لئے، اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے یہی راستہ بتایا ہے کہ سلام کو رواج دو"

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

مکرم منتظم صاحب اشاعت سپورٹس ریلی 2016ء

رپورٹ اٹھارویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

منعقدہ 19 تا 21 ر فروری 2016ء

محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصاراللہ پاکستان کو اپنی اٹھارہویں آل پاکستان سپورٹس ریلی مورخہ 19 تا 21 ر فروری 2016ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ سپورٹس ریلی کے لئے پاکستان کو کل 8 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا جن کے مابین یہ مقابلہ جات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 علاقہ جات سے 39 اضلاع کے 353 انصار بھائیوں نے اس میں شمولیت کی۔ امسال کل 14 کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔

انتظامیہ سپورٹس ریلی: سپورٹس ریلی کے انتظامات کیلئے محترم صدر مجلس کی منظوری سے ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی جس کے متعدد اجلاسات ہوئے۔ جملہ منتظمین نے اپنی سکیم بنا کر اس پر کام کیا۔ با قاعدہ ڈیوٹیز کا آغاز 17 ر فروری 2016ء بروز بدھ ہوا۔ اس روز جملہ انتظامیہ و کارکنان کا معائنہ ہوا جس میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شعبہ وار ہدایات دیں۔ سال 2016ء کی سپورٹس ریلی کے منتظمین کے اسماء حسب ذیل ہیں:

مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب ۔ منتظم اعلیٰ		مکرم محمد محمود طاہر صاحب ۔ منتظم اشاعت
مکرم مشہود احمد صاحب ۔ نائب منتظم اعلیٰ		مکرم مظفر احمد درانی صاحب ۔ منتظم سٹیج، تیاری ہال
مکرم مظفر احمد قمر صاحب ۔ نائب منتظم اعلیٰ و منتظم ریفریشمنٹ		مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب ۔ منتظم نظم وضبط اندرون وبیرون
مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب ۔ منتظم رابطہ و روشنی و ٹرانسپورٹ		مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب ۔ منتظم طبی امداد
مکرم لئیق احمد عابد صاحب ۔ منتظم استقبال و الوداع		مکرم سید طاہر احمد صاحب ۔ منتظم سمعی و بصری
مکرم مرزا فضل احمد صاحب ۔ منتظم رہائش		مکرم امین الرحمان صاحب ۔ منتظم طعام و مہمان نوازی
مکرم رفیق مبارک میر صاحب ۔ منتظم رجسٹریشن		مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب ۔ منتظم صفائی و آب رسانی
مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب ۔ منتظم مقابلہ جات بیرون		مکرم عبدالسمیع خان صاحب ۔ منتظم انعامات
مکرم منور احمد تنویر صاحب ۔ منتظم مقابلہ جات اندرون		مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب ۔ صدر جیوری آف اپیل
مکرم حنیف احمد محمود صاحب ۔ منتظم تربیت		مکرم شاہد احمد سعدی صاحب ۔ صدر ٹیکنیکل کمیٹی
مکرم زاہد محمود صاحب ۔ منتظم تیاری گراؤنڈ		

رجسٹریشن و رہائش: کھلاڑیوں کی آمد 18 ر فروری کی صبح سے شروع ہوگئی تھی۔ شعبہ رجسٹریشن نے جملہ کھلاڑیوں اور انتظامیہ و کارکنان کے باتصویر کارڈز جاری کئے۔ کھلاڑیوں کی رہائش کا انتظام سرائے ناصر نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3، سرائے مسرور، سرائے

خدمت، گیسٹ ہاؤس وقف جدید اور دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ انڈور مقابلہ جات ایوان محمود اور ایوان ناصر میں ہوئے جبکہ آؤٹ ڈور مقابلہ جات کا انعقاد عقب خلافت لائبریری گراؤنڈ اور جلسہ گاہ میں کیا گیا تھا۔ دوسرے روز بارش کے باعث جملہ مقابلہ جات جلسہ گاہ میں ہوئے۔ نمازوں کا انتظام ایوانِ محمود میں جبکہ طعام گاہ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے لان میں بنائی گئی تھی۔ نماز تہجد باجماعت اور تربیتی دروس بعد فجر کا بھی انتظام شعبہ تربیت کی طرف سے کیا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب: اٹھارویں سالانہ سپورٹس ریلی کی افتتاحی تقریب مورخہ 19 رفروری 2016ء بروز جمعہ بوقت 11 بجے دن ایوان محمود ہال میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے ابتدائی رپورٹ پیش کی اور جملہ شرکاء ریلی کو خوش آمدید کہا۔ حسب روایت سال گزشتہ کے بہترین کھلاڑی مکرم محمد انور صاحب آف سندھ نے سپورٹس ریلی کے افتتاح کا اعلان کیا جس کے بعد محترم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اپنے صدارتی خطاب میں اسوہ رسولؐ کی روشنی میں بعض واقعات پیش کئے نیز صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کھلاڑیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد طعام گاہ میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ جمعہ ایوان محمود میں ادا کیا گیا۔ جس کے بعد طعام پیش کیا گیا اور 2:15 بجے عقب خلافت لائبریری گراؤنڈ میں کھیلوں کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔

ورزشی مقابلہ جات: امسال سپورٹس ریلی میں 14 کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ نمائشی میچ باسکٹ بال ربوہ VS ریسٹ آف پاکستان اور نمائشی مقابلہ رسہ کشی مابین عاملہ مرکزی و ناظمین اعلیٰ علاقہ و اضلاع جات بھی کروایا گیا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ بیڈمنٹن سنگل و ڈبل، ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل، والی بال، رسہ کشی، رسہ کشی نمائشی مابین مرکزی عاملہ و ناظمین اعلیٰ علاقہ و اضلاع، کلائی پکڑنا، مشاہدہ معائنہ، منی میراتھن، سیر کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا، دوڑ 100 میٹر، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا اور تھالی پھینکنا۔ ان مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات صف اول اور صف دوم کے الگ الگ کروائے گئے جبکہ باقی کھیلوں کا ایک ہی معیار تھا۔ امسال تین دنوں میں **254** میچز کروائے گئے۔ تمام مقابلہ جات میں کھلاڑیوں نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ کھیلوں کے حوالہ سے خصوصی فلیکسز تیار کر کے گراؤنڈ کے ماحول کو خوبصورت بنا دیا گیا تھا۔

یہ مقابلے 8 علاقہ جات کے مابین تھے جن میں علاقہ ربوہ، سندھ، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، لاہور اور سرگودھا شامل تھے۔ نگران علاقہ جات اور انکے نمائندگان کی موجودگی میں افتتاح سے قبل مقابلہ جات کے ڈراز ڈالے گئے۔ الحمدللہ کہ کھلاڑیوں، ناظمین اور انتظامیہ کے تعاون سے جملہ مقابلہ جات بخیر و خوبی اور بر وقت سرانجام پائے۔ جمعہ کے روز کھلاڑیوں کے لئے نماز جمعہ ایوانِ محمود میں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سننے کا انتظام ایوانِ ناصر کے زیریں اور

بالائی دونوں ہالز میں کیا گیا تھا۔ربوہ اور ریسٹ آف پاکستان کے درمیان باسکٹ بال کا دلچسپ میچ حلقہ ناصر کمپلیکس سے ملحقہ باسکٹ بال گراؤنڈ میں کروایا گیا جس کو ربوہ کی ٹیم نے جیت لیا۔رسہ کشی کا نمائشی میچ مرکزی عاملہ اور ناظمین اعلیٰ علاقہ واضلاع کی ٹیموں کے درمیان ہوا جو دلچسپ مقابلہ کے بعد مرکزی عاملہ کی ٹیم نے جیت لیا۔

کچھ یادیں کچھ باتیں: امسال 20؍فروری "**پیشگوئی مصلح موعودؓ**" کے حوالہ سے ایوان ناصر میں ایک پر کیف مجلس کا انعقاد 20؍فروری 2016ء رات 7:30 بجے محترم صدر صاحب مجلس کی صدارت میں کیا گیا۔اس میں تلاوت، نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کے الفاظ مکرم فرید احمد ناصر صاحب نے پڑھے اور پھر مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کی حضرت مصلح موعود کے بارہ میں رقم کردہ ایمان افروز یادیں بیان کیں۔جس کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے صدارتی کلمات کہے اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی جس کے ساتھ اس محفل کا اختتام ہوا۔اس محفل کے لئے محدود تعداد میں خواتین کے لئے بھی انتظام کیا گیا تھا۔جنہوں نے سرائے ناصر نمبر 1 میں یہ پروگرام سنا۔بزرگ خواتین کے علاوہ ممبران عاملہ انصاراللہ کی بیگمات بھی مدعو تھیں۔

اختتامی تقریب: اٹھارویں سالانہ سپورٹس ریلی کی اختتامی تقریب مورخہ 21؍فروری بروز اتوار بوقت 12 بجے ایوان محمود ہال میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔اختتامی تقریب میں جملہ مہمانوں نے بیڈمنٹن صف دوم ڈبل کا فائنل مقابلہ بھی دیکھا جس کے بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت سے ہوا۔صدر مجلس نے عہد دہرایا۔نظم کے بعد محترم وسیم احمد امتیاز صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے رپورٹ پیش کی۔بعد ازاں اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں محترم مہمانِ خصوصی نے انعامات تقسیم کیے۔امسال ریلی کے بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور قرار پائے جبکہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے علاقہ ربوہ اوّل رہا جس کی ٹرافی مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب (زعیم اعلیٰ ربوہ) نے وصول کی۔معمر ترین کھلاڑی کا انعام مکرم عبدالمجید خالد صاحب علاقہ گوجرانوالہ نے حاصل کیا۔تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمانِ خصوصی نے مختصر دعائیہ اختتامی کلمات پیش کرتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔دعا کے بعد ایوانِ محمود کے غربی لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے لان میں جملہ شرکاء ریلی و مہمانان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ظہرانہ کے بعد انتظامیہ و اعزاز پانے والوں کے گروپ فوٹو زہوئے۔یوں اٹھارویں سالانہ سپورٹس ریلی کا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام ہوا۔

اعزاز پانے والے کھلاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- **مقابلہ کلائی پکڑنا صف اوّل:** اوّل: مکرم قریشی اخلاق احمد علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم برکت علی علاقہ ملتان۔
- **مقابلہ کلائی پکڑنا صف دوم:** اوّل: مکرم غلام سرور علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم راؤ منصور احمد علاقہ۔ربوہ۔
- **مقابلہ دوڑ 100 میٹر صف اوّل:** اوّل: مکرم داؤد احمد گوندل علاقہ، سرگودھا۔دوم: مکرم شہباز احمد علاقہ۔گوجرانوالہ۔مکرم ظفر اقبال علاقہ، فیصل آباد۔سوم: مکرم محمد انور علاقہ، سندھ۔

●**مقابلہ دوڑ سو میٹر صف دوم**: اوّل: مکرم زاہد افضال علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم محمد ارشد علاقہ فیصل آباد۔سوم: مکرم غلام مرتضیٰ علاقہ سندھ۔

●**مقابلہ سیر کے بعد مشاہدات قلم بند کرنا**: اوّل: مکرم ضیاء اللہ مبشر علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم چوہدری محمد انور علاقہ گوجرانوالہ۔ سوم: مکرم ندیم احمد علاقہ سرگودھا۔

●**مقابلہ مشاہدہ معائنہ اوّل**: مکرم نصیر احمد بدر علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ علاقہ ربوہ۔سوم: مکرم فیروز احمد طارق علاقہ ملتان۔

●**مقابلہ گولہ پھینکنا صف اوّل**: اوّل: مکرم محمد انور علاقہ سندھ۔دوم: مکرم بابو بشیر علاقہ سندھ۔سوم: مکرم رانا عبدالباسط علاقہ فیصل آباد۔

●**مقابلہ گولہ پھینکنا صف دوم**: اوّل: مکرم طاہر محمود علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم ناصر احمد بٹ علاقہ گوجرانوالہ۔سوم: مکرم نوید احمد علاقہ سندھ۔

●**مقابلہ تھالی پھینکنا صف اوّل**: اوّل: مکرم بابو بشیر احمد علاقہ سندھ۔دوم: مکرم محمد انور علاقہ سندھ۔سوم: مکرم اخلاق احمد قریشی علاقہ ربوہ۔

●**مقابلہ تھالی پھینکنا صف دوم**: اوّل: مکرم طاہر محمود علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم ناصر عباس علاقہ فیصل آباد۔سوم: مکرم زاہد محمود علاقہ ربوہ

●**مقابلہ نیزہ پھینکنا صف اوّل**: اوّل: مکرم داؤد احمد علاقہ سرگودھا۔دوم: مکرم علیم شاہ علاقہ سندھ۔سوم: مکرم محمد انور علاقہ سندھ،

●**مقابلہ نیزہ پھینکنا صف دوم**: اوّل: مکرم آصف مجید علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم منیر احمد علاقہ راولپنڈی۔سوم: مکرم نوید احمد علاقہ سندھ۔

●**مقابلہ سائیکل ریس (صف دوم)**: اوّل: مکرم محمد علی وسیم علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم حافظ پرویز اقبال علاقہ ربوہ۔سوم: مکرم مقصود احمد علاقہ فیصل آباد۔

●**مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف اوّل**: اوّل: مکرم تحسین احمد علاقہ لاہور۔دوم: مکرم ملک طارق حبیب علاقہ لاہور۔

●**مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف اوّل**: اوّل: مکرم ملک طارق حبیب + مکرم تحسین احمد علاقہ لاہور۔دوم: مکرم وقار احمد بٹ + مکرم مرزا محمد نصیر علاقہ لاہور۔

●**مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف دوم**: اوّل: مکرم نصیب احمد بٹ علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم احمد حسن علاقہ لاہور۔

●**مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف دوم**: اوّل: مکرم نصیب احمد بٹ + مکرم آصف مجید۔علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم احمد حسن + مکرم محمد محمود خان، علاقہ لاہور۔

●**مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف اوّل**: اوّل: مکرم تحسین احمد علاقہ لاہور۔دوم: مکرم ضیاءاللہ مبشر علاقہ ربوہ۔

●**مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف اوّل**: اوّل: مکرم ضیاءاللہ مبشر + مکرم طارق ندیم علاقہ ربوہ۔دوم: مکرم سید قاسم احمد شاہ + مکرم

عبدالحلیم سحر علاقہ ربوہ۔

● **مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف دوم**: اوّل: مکرم سعید احمد علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم اسد اللہ غالب علاقہ ربوہ۔

● **مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف دوم**: اوّل: مکرم اسد اللہ غالب + مکرم سعید احمد علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم ڈاکٹر ہارون احمد + مکرم مرزا محمود احمد علاقہ لاہور۔

● **مقابلہ والی بال**: اوّل ربوہ: مکرم راؤ منصور احمد خان (کیپٹن) مکرم امجد رضا، مکرم مبارک احمد بھٹی، مکرم محمد یونس، مکرم مجیب اللہ خان، مکرم عمران سلیم، مکرم منور احمد بھٹی۔ ● دوم گوجرانوالہ: مکرم الماس ایوب (کیپٹن)، مکرم انیس احمد، مکرم ناصر بٹ، مکرم فاروق بٹ، مکرم مظفر حسین، مکرم محمد شفیق فوجی، مکرم انعام اللہ۔ حوصلہ افزائی: مکرم مجیب احمد ناصر (سندھ)، مکرم انوار احمد (فیصل آباد)، مکرم چوہدری فخر احمد (سرگودھا)، مکرم فہیم الدین ارشد (راولپنڈی)

● **مقابلہ میراتھن ریس**: اوّل: مکرم راؤ زاہد افضال علاقہ ربوہ۔ دوم: مکرم ظفر اقبال علاقہ فیصل آباد۔ سوم: مکرم رحمت علی علاقہ فیصل آباد۔

● **مقابلہ رسہ کشی: اوّل**: علاقہ: گوجرانوالہ۔ مکرم حافظ جری احمد (کیپٹن)، مکرم غضنفر ماہی محمد عارف، مکرم گفتار احمد، مکرم محمد احسن، مکرم ناصر بٹ، مکرم داؤد احمد، مکرم محمد عارف بٹ، مکرم افضال احمد، مکرم اطہر احمد، مکرم محمد بوٹا، مکرم محمد نواز، مکرم طاہر احمد۔ ● دوم: علاقہ: ربوہ۔ مکرم محمد اشرف بابر (کیپٹن)، مکرم غلام سرور، مکرم اخلاق احمد قریشی، مکرم سمیع اللہ قریشی، مکرم بشارت احمد، مکرم مقدس احمد، مکرم مبشر احمد چیمہ، مکرم راؤ منصور احمد خاں، مکرم رانا نذیر احمد، مکرم بلال احمد، مکرم شبیر احمد، مکرم عامر احمد، مکرم طاہر محمود ملک۔

● **نمائشی مقابلہ باسکٹ بال**: اوّل: علاقہ ربوہ۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ (کیپٹن)، مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ، مکرم خالد عمران، مکرم حافظ پرویز اقبال، مکرم اثمار حیدر، مکرم ہود احمد ملک، مکرم عبدالحلیم سحر، مکرم زاہد محمود، مکرم ضمیر احمد ندیم، مکرم محمود احمد۔ ● دوم: علاقہ ریسٹ آف پاکستان۔ مکرم مجیب احمد ناصر (کیپٹن)، مکرم مجید احمد بشیر، مکرم نوید ملک، مکرم اعجاز احمد، مکرم محمود احمد، مکرم جمیل احمد، مکرم عامر احمد، مکرم میجر رضی اللہ، مکرم ناصر احمد، مکرم محمود خان۔

● **نمائشی مقابلہ رسہ کشی: اول**: مرکزی عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان: مکرم نصیر احمد چوہدری (کیپٹن)، مکرم سید قاسم احمد شاہ، مکرم خواجہ مظفر احمد، مکرم محمد محمود طاہر، مکرم خالد محمود الحسن بھٹی، مکرم عبدالسمیع خان، مکرم مظفر احمد درانی، مکرم شبیر احمد ثاقب، مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف، مکرم وسیم احمد امتیاز، مکرم شاہد احمد سعدی، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ ● دوم: ناظمین اعلیٰ علاقہ و اضلاع: مکرم مجید احمد بشیر (کیپٹن)، مکرم عظمت حسین شہزاد، مکرم عبدالرزاق، مکرم ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل، مکرم فہیم الدین ارشد، مکرم سلطان احمد ظفر، مکرم محمد ندیم، مکرم محمد افضال، مکرم محمد رمضان، مکرم جاوید اقبال قیصرانی، مکرم مجیب احمد ناصر۔

● **معمر کھلاڑی**: عبدالمجید خالد صاحب۔ علاقہ گوجرانوالہ

● **بہترین کھلاڑی**: مکرم تحسین احمد صاحب۔ علاقہ لاہور

● **بہترین علاقہ**: ربوہ

مکرم وکیل التعلیم صاحب تحریک جدید

داخلہ جامعہ احمدیہ کے لئے ابھی سے تیاری کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال سینکڑوں احمدی نوجوان سیدنا حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفائے کرام کی نصائح کے مطابق اپنی زندگیاں خدمت دین کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ یہ قوت ایمانی اور جذبہ قربانی خدا تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور نظام خلافت کی ایک بہت بڑی برکت ہے۔ تاہم زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخلہ لینے کے خواہش مند نوجوانوں اور ان کے والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش اور تیاری ابھی سے شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اس کی تیاری بھی کرتے'' (سورۃ التوبہ آیت 46)

امسال حسب معمول جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے انٹرویو اگست میں ہوں گے جس کے لئے باقاعدہ درخواستیں یکم مئی 16ء سے وصول کی جائیں گی۔ یاد رہے کہ داخلہ کے لئے میٹرک پاس طلباء کی عمر 17 سال اور ایف اے پاس طلباء کی عمر 19 سال مقرر ہے۔ دسویں اور بارہویں جماعت کے جو نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ......

- جلد از جلد وقف کا حتمی فیصلہ کریں اور اس کے لئے بطور خاص باقاعدگی سے دعا کریں۔
- پنجگانہ نماز باجماعت کا پورا اہتمام کریں۔
- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہیں۔
- وکالت تعلیم کو بھی اپنے اس نیک ارادہ سے مطلع فرمائیں تاکہ انہیں تفصیلی ہدایات اور داخلہ فارم وغیرہ بروقت بھجوایا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار بھی بلند سے بلند تر ہو رہا ہے۔ امیدواران کی میرٹ لسٹ میٹرک/ایف اے میں حاصل کردہ نمبروں، داخلہ کے لئے تحریری امتحان اور انٹرویو میں کارکردگی کی بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔ طبی معائنہ کی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی لازمی ہے۔

داخلہ ٹیسٹ دینی معلومات، معلومات عامہ کو جانچنے کے لئے لیا جاتا ہے اور انٹرویو بنیادی طور پر ناظرہ، دینی معلومات، اردو اور انگریزی میں استعداد کا جائزہ لینے کے لئے ہوتا ہے۔ ان سب کی بھرپور تیاری کے لئے ضروری ہے کہ اس کا آغاز ابھی سے کر دیا جائے۔ اور روزانہ اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت ضرور مقرر کیا جائے۔ اس سلسلے میں اپنی جماعت میں متعین مربیان/معلمین کرام سے استفادہ کرنا بہت مفید ہو سکتا ہے۔ خصوصاً ان کی مدد سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا بے حد اہم اور ضروری ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ باقاعدگی اور توجہ سے سننا اور جماعتی اخبار و رسائل کے مطالعہ کی عادت نہایت اہم ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدی نوجوانوں کو ہمت اور توفیق عطا کرے کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اخلاص و وفا سے قدم آگے بڑھائیں۔ آمین

مکرم مظفر احمد دُرانی صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان

مشرقی افریقہ کا ایک اہم ملک

تنزانیہ

افریقہ کے مشرقی ساحل پر واقع تنزانیہ دو ملکوں ٹانگانیکا اور زنجبار کے مجموعہ کا نام ہے۔اسی لئے اس کا سرکاری نام متحدہ جمہوریہ تنزانیہ ہے۔تنزانیہ کے شمال میں کینیا اور یوگنڈا، مغرب میں روانڈا، بروبڑی اور کانگو، جنوب میں زیمبیا، ملاوی اور موزمبیق جبکہ مشرق میں بحرِ ہند واقع ہے۔ ٹانگا نیکا کو انگریزی تسلط سے 9دسمبر 1961ء کو آزادی ملی جبکہ زنجبار کو12 جنوری 1964ء کو آزادی حاصل ہوئی۔جس کے بعد 26 اپریل 1964ء کو دونوں ملکوں کا الحاق ہوگیا۔اس الحاق سے دونوں ملکوں کا ایک مرکزی حکومت پر اتفاق ہوا۔اگرچہ زنجبار کی الگ ذیلی حکومت بھی قائم رہی۔ایک باہمی سمجھوتہ کے تحت امورِ مملکت سرانجام پاتے ہیں۔مثلاً دس سال کے لئے ٹانگانیکا سے جبکہ اگلے دس سال کے لئے زنجبار سے صدرِ مملکت کا انتخاب ہوتا ہے۔یہاں پر جمہوری صدارتی نظامِ حکومت قائم ہے۔

ابتداء میں تنزانیہ کا دارالحکومت دارالسلام تھا۔جو ساحلِ سمندر پر ہونے کے باعث دفاعی طور پر غیر محفوظ سمجھا گیا اور ملک کے ایک کونہ میں ہونے کی وجہ سے شہریوں کو لمبے سفر کرنا پڑتے تھے۔اس لئے نسبتاً ملک کے وسط میں اور ساحل سے دور ڈوڈومہ کو ملک کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔تاہم اب بھی اکثر وزارتیں اور سفارت خانے دارالسلام میں ہی قائم ہے۔

تنزانیہ میں مسلمان 35 فیصد، عیسائی 30 فیصد جبکہ مقامی مذاہب کے ماننے والے 35 فیصد ہیں۔زنجبار کے علاقے میں 98 فیصد مسلم آبادی ہے۔اس وقت ملک کی آبادی تقریباً چالیس ملین ہے۔جس میں سے اڑھائی ملین آبادی صرف دارالسلام کی ہے۔قومی زبان سواحیلی ہے جو ملک کے تمام حصوں میں یکساں بولی جاتی ہے۔ابتداء میں یہ زبان عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لیکن انگریزی حکومت کے قیام کے بعد سواحیلی زبان رومن حروفِ تہجی میں لکھی جانے لگی۔ملکی کرنسی کا نام تنزانین شلنگ ہے۔تنزانیہ غالباً دنیا کا واحد ملک ہے جس کے قومی ترانہ کا آغاز اللہ کے نام سے ہوتا ہے۔ Mungu ibariki Afrika یعنی اللہ افریقہ کو برکت دے۔

کسی ملک کی آزادی کئی افراد کی کوششوں اور قربانیوں کی مرہونِ منت ہوتی ہے تاہم تنزانیہ کے بانی اور بابائے قوم Hon. Julius Kambarage Nyerere تھے۔آپ 1922ء میں پیدا ہوئے اور 1961ء تا

1985ءتنزانیہ پرحکومت کی اور 14 اکتوبر 1999ء کو فوت ہوئے۔اس وقت تنزانیہ کے صدر جناب Hon. John Magufuli، وزیر اعظم جناب Hon. Kassim Majaliwa ہیں جبکہ زنجبار کے صدر جناب Hon.Ali Muhammad Shen ہیں۔

تنزانیہ نام کا پس منظر: جب ٹانگا نیکا اور زنجبار کا الحاق ہوا تو اس کے نئے نام کی تجویز کے لئے ملک میں مقابلہ کروایا گیا۔چنانچہ موجودہ نام کی تخلیق کا اعزاز فرزندِ احمدیت مکرم محمد اقبال ڈار صاحب کے حصہ آیا جو اس وقت ٹانگا نیکا کے شہری اور سکول کے طالب علم تھے جبکہ ان دنوں برطانیہ میں رہائش پذیر ہیں۔اس نام کے قبول اور منظور ہونے پر انہیں حکومتِ وقت کی طرف سے میڈل، سرٹیفکیٹ اور نقد انعام سے نوازا گیا۔وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دعا کے بعد نئے نام پر غور کیا اور یہ چار نام لکھ کر اپنے سامنے رکھ لئے۔یعنی اپنے ملک کا نام، الحاق کرنے والے ملک کا نام، اپنا نام اور اپنی جماعت کا نام۔ یعنی Tanganyika+Zanzibar+Iqbal+Ahmadiyya یہ چار نام سامنے رکھنے کے بعد پھر خدا سے رہنمائی کی دعا کی اور پہلے لفظ کے ابتدائی تین حروف لئے پھر دوسرے لفظ کے ابتدائی تین حروف لئے پھر اپنے نام کا پہلا حرف لیا پھر اپنی جماعت کے نام کا پہلا حرف لیا اور انہیں جوڑ دیا۔جو اس طرح بنا: Tanzania۔(Tan+zan+i+a)یوں دونوں ملکوں کے ناموں، خاکسار کے نام اور میری جماعت کے نام کی نمائندگی ہوگئی اور نام بھی اکثر افریقن ممالک کے وزن پر بن گیا جو مجھے بہت اچھا لگا۔میں نے یہ نام متعلقہ سرکاری دفتر میں جمع کرا دیا جو منظور ہو گیا اور آج وہی نام ملک کا سرکاری نام ہے۔

بعض اور احمدیوں کو بھی اس ملک میں بعض اعزازات حاصل ہوئے مثلاً مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب (سابق امیر و مشنری انچارج تنزانیہ حال وکیل التصنیف تحریک جدید) نے خوردبین کے لئے سواحیلی لفظ: Hadubini اور شیخ امری عبیدی کالوتا صاحب نے سٹیٹ ہاؤس کے لئے سواحیلی لفظ: Ikulu ایجاد کیا جو اب ڈکشنری کا حصہ بن چکے ہیں۔

تنزانیہ میں احمدیت: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے رفیق حضرت میاں محمد افضل صاحب اور بعض دیگر رفقاء کے 1896ء میں مشرقی افریقہ تشریف لانے پر یہاں جماعت کا آغاز ہوا۔مولانا شیخ مبارک احمد صاحب پہلے مرکزی مربی کے طور پر 1934ء کو مشرقی افریقہ بھجوائے گئے۔ابتداء میں ٹابورا، دارالسلام اور ٹانگا نامی شہروں میں جماعتیں قائم ہوئیں۔جنوری 1936ء سے جماعتی اخبار Mapenzi ya Mungu (اللہ کی محبت) شروع کیا گیا جو مشرقی افریقہ میں سب سے پہلا مذہبی اخبار تھا جو اللہ کے فضل سے آج تک جاری ہے۔1953ء میں جماعت کی طرف قرآن کریم کا پہلا سواحیلی زبان میں ترجمہ شائع ہوا جو مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کیا تھا۔کتبِ احادیث ریاض الصالحین، حدیقۃ الصالحین، اربعین کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفاءِ سلسلہ کی دسیوں کتب کے سواحیلی تراجم جماعت کی طرف سے چھپ چکے ہیں۔حتیٰ کہ ہر اہم دینی موضوع پر علماءِ سلسلہ کی کتب بھی سواحیلی زبان میں موجود ہیں۔تنزانیہ میں جماعتی پریس تنزانیہ کی

آزادی سے بھی بہت پہلے سے اشاعت کا کام کر رہا ہے جسے اب جدید مشینری سے آراستہ کیا جا چکا ہے۔

تنزانیہ کی معروف احمدی شخصیات میں سب سے نمایاں نام شیخ امری عبیدی کالوٹا صاحب کا ہے۔ جنہوں نے زمانہ طالب علمی 1936ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ ربوہ آکر دینی تعلیم حاصل کی اور تنزانیہ کے پہلے واقفِ زندگی ہونے کا اعزاز پایا۔ تنزانیہ کی آزادی کے بعد آپ دارالحکومت دارالسلام کے پہلے افریقن میئر مقرر ہوئے، ازاں بعد وزیر انصاف کے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہوئے۔ ملک میں آپ کی قدر و منزلت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ دارالسلام کے احمدیہ قبرستان میں آپ کی تدفین کے وقت مشرقی افریقہ کے تینوں ممالک کے صدرانِ مملکت حاضر تھے۔

1944ء میں مشرقی افریقہ کے تجارتی مرکز تابوراشہر میں جماعت کی پہلی بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ بیت فن تعمیر کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ یہاں تک کہ اس کی خوبصورتی کے باعث لوگوں نے اسے تنزانیہ کا تاج محل قرار دیا۔ 1945ء میں مشرقی افریقہ کی جماعتوں کا پہلا جلسہ سالانہ نیروبی میں منعقد ہوا جو ان ملکوں کی آزادی اور علیحدگی کے بعد بھی آج تک کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ ان جلسوں میں ملک کے صدر، وزیر اعظم، دیگر وزراء اور اعلیٰ ملکی و غیر ملکی شخصیات بھی شرکت کرتی ہیں۔ 1961ء میں تنزانیہ کی آزادی اور علیحدگی کے وقت مکرم مولانا محمد منور صاحب اس کے پہلے امیر و مربی انچارج مقرر ہوئے۔

اہم دورہ جات: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1988ء میں تنزانیہ کا دورہ فرمایا اور دارالسلام، موروگورو، کیہونڈا اور ڈوڈومہ نامی شہروں کے پروگراموں میں شرکت فرمائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2005ء میں تنزانیہ کا دورہ فرمایا اور دارالسلام، موروگورو، کیہونڈا، ڈوڈومہ، متوارا اور چالینزے نامی شہروں کے پروگراموں میں شرکت فرمائی۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب 1963ء میں جبکہ پہلے پاکستانی نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب 1984ء میں غیر جماعتی دورہ پر تنزانیہ تشریف لائے۔

الغرض تنزانیہ ایک پرامن ملک ہے جس میں مختلف اقوام و مذاہب کے لوگ پرامن زندگی گزار رہے ہیں۔ شہروں کے لوگ کاروباری یا ملازمت پیشہ ہیں جبکہ دیہات کے لوگ کاشتکار ہیں۔

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ **2015ء** مجلس انصار اللہ پاکستان

اے میرے قادر خدا

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

(شعبہ صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان)

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

مجالس انصاراللہ کی مساعی

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات و اجتماعات

3 جنوری نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کے زیرِ اہتمام مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر انصاراللہ پاکستان کے اعزاز میں استقبالیہ اور الوداعیہ تقریب زیرِ **صدارت** مکرم طاہر احمد ملک صاحب امیر ضلع لاہور منعقد ہوئی۔ مرکزی قائدین سمیت ناظم انصاراللہ ضلع، اراکین عاملہ ضلع، زعماء اعلیٰ اور زعمائے مجالس اور دیگر عہدیداران نے شمولیت کی۔ حاضری 125 رہی۔

3 جنوری نظامت اعلیٰ علاقہ لاہور کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیرِ **صدارت** مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس کرک ہاؤس میں منعقد ہوا۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم مشہود احمد صاحب قائد وقف جدید، مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صفِ دوم، مکرم ناظم اعلیٰ علاقہ اور ممبران عاملہ علاقہ لاہور نے شرکت کی۔ حاضری 26 رہی۔

10 جنوری مجلس رچنا ٹاؤن لاہور کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ حاضری 21 رہی۔

16 جنوری مجلس ماڈل کالونی کراچی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیرِ **صدارت** مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ وضلع منعقد ہوا۔ شعبہ جات کے بارہ میں **ہدایات** دی گئیں۔ حاضری 40 رہی۔

17 جنوری مجلس انور راولپنڈی کے ریفریشر کورس میں مکرم ڈاکٹر مشہود احمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع نے **ہدایات** دیں۔ حاضری 15 رہی۔

17 جنوری نظامت اعلیٰ ضلع قصور کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیرِ **صدارت** مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ لاہور منعقد ہوا۔ حاضری 35 رہی۔

18 جنوری فیصل آباد ضلعی ریفریشر کورس میں زعماء اعلیٰ وممبران عاملہ ونگران صاحبان نے شرکت کی۔ محترم صدر صاحب مجلس و دیگر قائدین نے **ہدایات** دیں۔ حاضری 35 رہی۔

19 جنوری زعامت علیا ربوہ کا ریفریشر کورس محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس کی زیرِ **صدارت** ہوا۔ صدر صاحب مجلس اور قائدین کرام نے **ہدایات** دیں۔ حاضری 95 رہی۔

21 جنوری ضلع شیخوپورہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم نے شرکت کی اور **ہدایات** دیں۔ زعمائے مجالس اور عاملہ ضلع نے شرکت کی۔ حاضری 50 رہی۔

21 جنوری نظامت اعلیٰ ضلع ملتان کا تربیتی اجلاس مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس کی **صدارت** میں منعقد ہوا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس اور مکرم مجید احمد قریشی صاحب نے **خطاب** فرمایا۔ حاضری 74 رہی۔

21 جنوری نظامت اعلیٰ علاقہ ملتان کے زیرِ اہتمام مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ حاضری 23 رہی۔

22 جنوری نظامت اعلیٰ ضلع اوکاڑہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیرِ **صدارت** مکرم ناظم اعلیٰ علاقہ لاہور منعقد ہوا۔ مکرم ناظم صاحب اعلیٰ و دیگر ناظمین نے **ہدایات** دیں۔ حاضری 30 رہی۔

22جنوری نظامت اعلیٰ ضلع ملتان کے زیر اہتمام عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس، مکرم محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم منور احمد تنویر صاحب معاون صدر نے ریفریشر کورس میں شمولیت کی۔ قائدین نے شعبہ جات سے متعلق ہدایات دیں اور مکرم صدر صاحب نے عہدیداران کو تفصیلاً اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے گُر اور طریق بتائے۔ حاضری 88 رہی۔

23جنوری مجلس ماڈل کالونی کراچی کا اجلاس عام زیر صدارت مکرم زعیم اعلیٰ صاحب منعقد ہوا۔ اسوہ انسان کامل، قبولیت دعا اور نماز کی اہمیت پر تقاریر کی گئیں۔ حاضری 22 رہی۔

23جنوری ضلع لاڑکانہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے شرکت کی۔ حاضری 16 رہی۔

24جنوری ضلع سیالکوٹ کا ریفریشر کورس ہوا۔ محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس اور دیگر قائدین کرام و زعمائے کرام نے ہدایات دیں۔ حاضری 83 رہی۔

24رجنوری نظامت اعلیٰ ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام عہدیداران کا ریفریشر کورس ساہیوال شہر میں منعقد ہوا۔ مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم القرآن، مکرم رانا منیر احمد صاحب نائب قائد تعلیم القرآن، مکرم منور احمد تنویر صاحب معاون صدر، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی نے شرکت کی۔ حاضری 66 رہی۔

24رجنوری مجلس مقامی ربوہ کے زیر اہتمام 10 محلہ جات (دارالفضل غربی طاہر، گولبازار، دارالیمن شرقی احسان، بیوت الحمد کوارٹرز، شکور پارک، نصرت آباد، دارالعلوم غربی سلام، دارالعلوم وسطی، دارالشکر شمالی، دارالشکر جنوبی) میں تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔ اجلاسات میں ''سچ کی عادت'' کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ مجموعی طور پر حاضری 671 رہی۔

29جنوری ضلع نارووال کا ضلعی ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب عمومی نے شرکت کی۔ حاضری 52 رہی۔

30جنوری مجلس انور سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت معاون ناظم اعلیٰ ضلع منعقد ہوا۔ کل حاضری 14 رہی۔

31جنوری حلقہ کریم پارک مجلس بھاٹی گیٹ لاہور کی کلاس داعیان الی اللہ منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا بشیرالدین صاحب مربی سلسلہ نے سوالات کے جوابات دیئے۔ حاضری انصار 26 رہی۔

5فروری نظامت اعلیٰ علاقہ میرپورخاص کے زیر اہتمام ممبران عاملہ علاقہ، ضلع، زعماء اعلیٰ وزعماء مجالس کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ حاضری 125 رہی۔

14فروری نظامت اعلیٰ ضلع چکوال کے داعیان الی اللہ کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم امیر صاحب ضلع چکوال دارالذکر دوالمیال میں منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی۔ حاضری 74 رہی۔

میڈیکل کیمپس و خدمت خلق (ایثار)

ماہ جنوری مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالرحمت وسطی، احمد نگر، اور دارالفتوح شرقی نے ربوہ اور گردونواح میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 337 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جنوری مجلس نارتھ کراچی کے زیر اہتمام دوران ماہ 14 مستحقین کی مبلغ 20770 روپے کی مالی مدد اور نلکا لگوانے کی مد میں 30000 روپے مرکز جمع کروائے۔

ماہ فروری مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالیمن وسطی حمد، احمد نگر، دارالفتوح غربی، دارالصدر غربی قمر، دارالنصر وسطی اور دارالنصر شرقی نور نے ربوہ کے گردونواح میں 6 میڈیکل کیمپ لگا کر 495 مریضوں کو ادویات دیں۔

ذہانت وصحت جسمانی ، وقار عمل، صف دوم

10 جنوری مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے اپنی پکنک بیت الفضل میں منائی۔ کھیلیں بھی کھیلی گئیں۔ حاضری 15 رہی۔

24 جنوری مجلس ماڈل کالونی کراچی نے ضلعی سپورٹس ریلی میں شرکت کی۔ جس میں رسہ کشی، کلائی پکڑنا، نیزہ پھینکنا اور گولہ پھینکنا کے مقابلہ جات ہوئے۔ مجلس کے 14 انصار نے شمولیت کی۔

7 فروری مجلس نوابشاہ شہر کے انصار اور خدام نے قبرستان میں اجتماعی وقار عمل کیا جس میں شہر کے تینوں حلقہ جات کے انصار اور خدام نے حصہ لیا۔ حاضری 55 رہی۔

10 جنوری مجلس رچنا ٹاؤن لاہور کا سائیکل سفر برائے خدمت خلق منعقد ہوا۔ حاضری 10 رہی۔

پہلا سالانہ ریفریشر کورس شعبہ صف دوم مجلس انصاراللہ پاکستان

نائب ناظمین اعلیٰ علاقہ واضلاع صف دوم انصاراللہ پاکستان کا پہلا سالانہ ریفریشر کورس مؤرخہ **14** فروری **2016** ء بروز اتوار ایوانِ ناصر انصاراللہ پاکستان میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ سندھ اور کوئٹہ سے صرف نائب ناظمین اعلیٰ علاقہ صف دوم کو دعوت دی گئی تھی جبکہ دیگر تمام نائب ناظمین اعلیٰ علاقہ جات واضلاع کو مدعو کیا گیا۔

تلاوت وعہد کے بعد محترم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم نے جملہ شرکاء کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کا تعارف اور مقصد بیان کیا۔ آپ نے شعبہ کے لائحہ عمل کے حوالہ سے تفصیلی ہدایات دیں۔ تمام شرکاء کی خدمت میں تحریری ہدایات، جائزے، رسالہ الوصیت، اس کی آڈیو اور PDF فائل مہیا کی گئی۔ اس موقع پر عہدہ داران کے فرائض کے حوالہ سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے خطاب کیا۔ سائیکل سواری کے انسانی صحت پر مفید اثرات کے حوالہ سے ایک نہایت معلوماتی لیکچر محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ نے دیا۔

10:45 تا 11:15 وقفہ میں شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس خاص طور پر نظام وصیت کے حوالہ سے رکھا گیا۔ فیصلہ جات شوریٰ انصاراللہ کے مطابق سال 2016ء کو مجلس انصاراللہ وصیت کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ دوسرے اجلاس میں سفارشات شوریٰ 2015ء تجویز نمبر 1 پڑھ کر سنائی گئی۔ اس کے بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز نے نظام وصیت کی اہمیت وبرکات اور طریق کار کے موضوع پر تفصیلی اظہار خیال کیا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ شرکاء کی سہولت کے لئے مطلوبہ تعداد میں رسالہ الوصیت اور وصیت فارمز بھی مہیا کئے گئے۔ پروگرام کے آخر پر محترم محمد محمود طاہر نائب صدر صف دوم انصاراللہ پاکستان نے ریفریشر کورس کی معلومات کو میدانِ عمل میں جا کر عملی جامہ پہنانے کے حوالہ سے اظہار خیال کیا اور ضروری ہدایات دیں۔ نیز حضور انورایدہ اللہ کے خطبہ 12 فروری 2016ء کی روشنی میں خاص طور پر صف دوم کے انصار کو نفلی روزے رکھنے کی تلقین کی۔ اس تحریک پر مبنی ایک سرکلر بھی جملہ شرکاء کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں صف دوم کے ناظمین مکرم محمد احمد فہیم صاحب، مکرم محمد زاہد صاحب اور کارکن شعبہ مکرم ریاض احمد بٹ صاحب نے بھرپور محنت اور اخلاص سے کام کیا۔ اسی طرح مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے رہائش وطعام کے حوالہ سے تعاون کیا۔ کل حاضری 52 رہی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے مفید نتائج نکالے اور سب کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ ورزشی مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2016ء کے چند مناظر

بہترین کھلاڑی: مکرم تحسین احمد، علاقہ لاہور

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf

Regd #: FR - 8

Monthly
ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

April 2016 (A.D)/ Jamadi ul Sani,Rajab 1437 (H) / Shahadat 1395 (H.S)

انتظامیہ سالانہ ورزشی مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2016ء مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی کے ہمراہ

سالانہ ورزشی مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2016ء میں اوّل علاقہ ربوہ محترم امیر صاحب مقامی کے ہمراہ